

سرکاری رپورٹ

## پلوچستان صوبائی اسپلی

### مباحثات 1972ء

﴿دوشنبہ 3 جولائی 1972﴾

نمبر شمار	فہرست مضمایں	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
2	نشاندہ سوالات اور انکے جوابات	3
3	غیر نشاندہ سوالات اور انکے جوابات	33
4	تحریک اتحاق (اپیکر کو قائم مقام گورنر مقرر نہ کرنا)	36
5	استحقاق مل 1972ء سلیکٹ کمیٹی کی تشکیل	38
6	قرارداد (سرداریت، بیانیت اور جرگہ سسٹم کا خاتمه)	40
7	قرارداد (بلوچستان میں مستقل طور پر آباد شہریوں کو یکساں حقوق دینا)	42

شمارہ سیزدهم

☆☆☆

جلد دوئم

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

پہلی بلوچستان صوبائی اسمبلی کے دوسرے اجلاس کی کارروائی

دوشنبہ ۳۱ جولائی ۲۰۱۹ء

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیئرمین (سابقہ ٹاؤن ہال) کوئٹہ  
میں

زیر صدارت ڈپٹی اسپیکر مولا ناسید محمد شمس الدین صاحب  
صحیح ۸ بجے منعقد ہوا

تلاؤت کلام پاک و ترجمہ  
از

مولوی سید محمد شمس الدین ڈپٹی اسپیکر صوبائی اسمبلی  
بسم اللہ الرحمن الرحيم

إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكَرٌةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ (22)  
 لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسْرُونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ (23) وَإِذَا فَيْلَ  
 لَهُمْ مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (24) لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضْلُلُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلَا سَاءَ مَا يَرِزُونَ (25) قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ  
 مِنْ قَبْلِهِمْ فَاتَّى اللَّهُ بُنْيَانُهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمْ  
 الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝

پارہ ۱۴

ترجمہ:- معبد تھارا اکیلا ہے پس جو لوگ کہ ایمان لائے آخرت کے ساتھ دن ان کے انکار کرتے ہیں اور  
تکبر کرنے والے ہیں نہیں شک یہ کہ اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہیں اور جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہیں تحقیق وہ  
نہیں دوست رکھتا تکبر کرنے والوں کو اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے کیا اتنا را ہے پروردگار تھارے

نے؟ کہتے ہیں کہاںیاں ہیں پہلوں کی۔ تاکہ اٹھادیں بوجھا پنے پورے دن قیامت اور بعضے گناہوں ان لوگوں کے کہ گمراہ کرتے ہیں ان کو بغیر علم کے خبردار ہو رہا ہے جو کچھ بوجھا اٹھاتے ہیں تحقیق مگر کیا تھا ان لوگوں نے جو پہلے ان سے تھے پس اللہ نے ان کا بنا بنا یا گھر جڑ بندیا سے ڈھادیا پس گر پڑی اور پران کے چھت اور پران کے اور آیا ان کے پاس عذاب اس جگہ سے کہنیں جانتے تھے۔  
مسٹر ڈپٹی اسپیکر (مولوی محمد شمس الدین) :- وقفہ سوالات جام صاحب۔

- ☆ 96 جام میر غلام قادر خان:- کیا جناب وزیر صنعت از راہ کرم فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ پر لیں کے نیجہ کا عہدہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک فنی عہدہ ہے؟
- (ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ پر لیں بلوچستان کے عملے میں جس شخص کو نیجہ کے عہدے پر ترقی دی گئی وہ انتبار سے ماہر نہیں ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جس شخص کو حکومت بلوچستان نے گورنمنٹ پر لیں کے نیجہ کے عہدے پر ترقی دی ہے اس کی گزشتہ پانچ سالہ خفیر پوری نہیں دیکھی گئیں؟
- (د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مسٹر اے کے لاسی جو پیدائشی طور پر صوبہ بلوچستان کے باشندہ ہیں اور فنی اعتبار سے بھی ماہر ہیں اس وقت گورنمنٹ پر لیں حکومت سندھ میں نیجہ کے فرائض انجام دے رہے ہیں؟
- (س) اگر (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہو تو مسٹر اے کے لاسی کو واپس بلا کر انھیں نیجہ گورنمنٹ پر لیں کیوں نہیں لگایا گیا اور کیا حکومت ان کو بلوچستان بلانے کیلئے کارروائی کر رہی ہے اور یہ کارروائی کب تک پایہ تکمیل کو پہنچے گی؟

#### **finance Minister:-**

- (A) Yes
- (B) yes
- (C) It is not true. The confidential reports of the Officer concerned have been well consulted.
- (D) The fact is that Mr. A.K.Lasee is at present working as

Manager Govt. press in sindh. We. however, have no information whather he belongs to Balochistan by birth or is a technicalman.

(E) Mr.A.K.Lasee applied in january 1972 to the Govt. of Balochistan for appointment as Manager, Govt.Press,Qta. His request was not accepted because Mr.G.H.Awan at that was alredy wroking as a Manager, Govt,Press and that Mr.A.K.Lasee belonged to Sindh Service by vircure of his duty report in 1938 in singh province.

At the present the Govt.of Balochistan is taking no steps to appoint Mr.A.K.Lasee in Govt.Press.Quetta.

**Jam Mir Ghulam Qadir Khan.** I Would like to draw your attention that Mr.A.K.Lasee is a bonafide rasident of Lasbela and belongs by birth to Balochistan.

**Finance Minister:**.. Are you informing me or asking me?

**Jam Mir Ghulam Qadir Khan.** I am informing you.

**Finance Minister:**.. I have no infomation otherwise.

**Jam Mir Ghulam Qadir Khan.** If the information is being given to the Honourable Minister. will be consider it sir?

**Finance Minister:**.. Do you want to take any revenge from him?

**Jam Mir Ghulam Qadir Khan:**.. No sir, if the infromation is

given to the honourable Minister that A.K.Lasee is by birth a Balochistan will the Honourable Minister Consider it?

**Finance Minister:**.. We will cosider that.

**Jam Mir Ghulam Qadir Khan:**.. About his appointment?

**Fanance Minister:**.. If am concinced abour his being Balochistan then I will look into the matter.

☆ 103 خان عبدالصمد خان اچزنی:- کیا وزیر خوراک وزراعت بتائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ ماہی گیری میں گزشتہ ماہ مئی کے دوران درجہ اول، دوئم کے کتنے ملازم بھرتی ہوئے ہیں۔

(ب) ان کے نام اور تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

(ج) مذکورہ ملازمین صوبہ کے کن اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں؟

(د) کیا مذکورہ آسامیوں پر تقریر کیلئے متعلقہ سائز کی ڈگری ضروری ہے؟

(ه) اگر (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا کوئی ایسا شخص بھی بھرتی ہوا ہے جس کے پاس متعلقہ سائز کی ڈگری نہ تھی؟ اور وہ کس بنیاد پر بھرتی کیا گیا؟

(ر) کیا مذکورہ آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے باضابطہ اشتہار، بالمشافہ ملاقات و (انٹرویو) اور کمیٹی کی سفارش وغیرہ کو نظر انداز کیا گیا ہے؟

(ز) اگر (ر) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت ان تقریبوں کو منسون کر کے انھیں از سرنو باضابطہ طور پر پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

**وزیر خوراک وزراعت:-**

(الف) ماہ مئی کے دوران محکمہ ماہی گیری میں درجہ اول کی کوئی آسامی پُر نہیں کی گئی۔ جہاں تک درجہ دوئم کا تعلق ہے دو آسامیاں پُر کی گئی ہیں اور اس کے علاوہ ایک غیر معروف جریدی آسامی بھی پُر کی گئی ہے۔

(ب) درجہ دوئم کی دو آسامیوں اور ایک غیر معروف جریدی آسامی پر مندرجہ ذیل اشخاص کو جن کی تعلیمی قابلیت ان کے ناموں کے سامنے درج ہے تعینات کیا گیا ہے۔

نام	آسامی	تعلیم
۱- مشتاق احمد	میجر برف مشین	ایم۔ اے
۲- محمد عبداللہ	اسٹنسٹ سٹیٹ کل آفیسر	ایم۔ اے
۳- مولا بخش	انتظامیہ آفیسر	بی۔ اے

(ج) تینوں ملازم ضلع مکران سے تعلق رکھتے ہیں۔

(د) دی ویسٹ پاکستان فریز سروں (کلاس دوم) رو لز 1963ء کے قواعد کے تحت ان آسامیوں کے لئے تعلیمی استعداد کا تعین نہیں کیا گیا ہے

(ه) چونکہ قواعد میں ان آسامیوں کے لئے تعلیمی قابلیت کا تعین ہے، اس لئے سائز کی ڈگری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(رد) چونکہ یہ تقریباً بالکل عبوری اور عارضی طور پر کی گئی ہیں اور جن کی اطلاع ان ملازموں کو بھی کر دی گئی ہے۔ لہذا ان آسامیوں کو باقاعدہ پر کرنے کے لئے باضافہ اشتہار جاری کیا جائے گا اور پھر اثر و یو اور کمیٹی کی سفارشات پر ان کی تقریبی عمل لائی جائے گی۔

خان عبدالصمد خان اچنری:- وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ان آسامیوں کے لئے تعلیمی قابلیت کا تعین نہیں ہے۔ کیا وزیر صاحب، اسٹنسٹ سٹیٹ کل آفیسر کے نام پر ذرا توجہ دیں گے کہ اس کے نام سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص statistics ہیں کو الیغا مذہب ہونا چاہیے کیا جو آدمی لگایا گیا ہے اس کے پاس سٹیٹکس کی تعلیم ہے

وزیر خوارک وزارت:- جی ہاں یہ ان کا مضمون تھا

خان عبدالصمد خان اچنری:- تو آپ کا مطلب ہے کہ ان کے پاس statistics کی ڈگری ہے  
وزیر خوارک وزارت:- جی جناب

جامع میر غلام قادر خان: Has any application been received from

Iasbela District?

وزیر خوارک وزارت:- ہو سکتا ہے کوئی درخواست ملی ہو۔ لیکن ہم نے اب تک آسامیاں ایڈورٹائز

نہیں کی ہیں جب کریں گے۔ تو درخواست وہاں سے بھی آسکتی ہیں لیکن جس وقت ہم یہ پوٹھیں پر کر رہے تھے تو اس وقت ہمارے پاس لسپلید کی کوئی درخواست نہیں تھی۔

**jam Mir Ghulam Qadir Khan**, what about the consumption for appointing there posts from Mekran, and Ignoring the other Distts;?

**وزیر خوراک وزارت:**۔ جب ان کی اپائٹ منٹ کی گئی تو اس وقت ہمارے پاس لسپلید کی کوئی درخواست نہیں تھی اور اس وقت کوشش یہ کی گئی تھی کہ چونکہ اس مکملہ میں اسٹینٹ ڈائریکٹر کے سوابلوچستان کا کوئی آدمی نہیں تھا اور ہمارا یہ خیال تھا کہ شاید ۳۰ رجوان کو یہ سب چلے جائیں گے اور سارا مکملہ بند ہو جائے گا اس لئے جو درخواستیں میسر تھیں ان میں سے تین کو ہم نے عارضی طور پر تقرر کیا اور ہم نے سوچا کہ باقاعدہ تقرر بعد میں کریں گے۔

**Jam Mir Ghulam Qadir Khan:**.. is it not a fact that applications were received from Iasbala District and I believe no concession had been given to those candidates?

**وزیر خوراک وزارت:**۔ جناب ان کے تقریر کے تقریباً دس روز بعد شاید ایک درخواست آئی تھی اور ان کو بتایا گیا تھا کہ جب یہ آسامیاں ایڈورٹائز ہوں گی۔

They should appear before committee and then they will be selected on merits.

ڈپٹی اسپیکر:-      اگلا سوال

☆ 113 جام میر غلام قادر خان:-

کیا وزیر خوراک وزارت یہ بتائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لسپلید کو 1952ء اور 1956ء میں کس قدر ٹیوب ویل اور پمپنگ سیٹ دیئے گئے؟

(ب) کیا یہ صحیح ہے کہ 1952ء اور 1956ء میں کچھ پمپنگ سیٹ اور ٹیوب ویل کی مشینیں ضلع

لسبیلہ کیلئے مکملہ زراعت کے حوالے کی گئی تھیں؟ اگر ہاں تو ان کی تعداد کیا تھی؟

(ج) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس قسم کی تمام مشینری مکملہ زراعت نے سٹور میں مقفل کر دی تھی؟

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ مکملہ زراعت کوئی واضح پالیسی اختیار نہ کر سکا اور نہ ہی ٹیوب ویل یا پمپنگ سیٹ ضلع لسبیلہ کے عوام کو دے سکا؟

(ه) زمینداروں میں ان مشینوں کی تقسیم نہ کرنا اور مقفل کرنا کس کے حکم کے تحت کیا گیا تھا اور اس کا مقصد مفاد عامہ میں کیا تھا؟

وزیر خوارک وزارت:-

(الف) ضلع لسبیلہ کیلئے خاص طور پر کوئی پپ نہیں بنائے گئے۔

(ب) نہیں۔

(ج) مکملہ زراعت نے اس قسم کی کوئی مشینری اسٹور میں مقفل نہیں کی۔ 1954ء میں گورنمنٹ پنجاب نے زیریز میں پانی کو سٹھپرلانے کیلئے اور آپاشی کے استعمال میں لانے کیلئے یہ 45 عدد پپ باہر سے بنائے تھے اور انھیں ہب اسٹور میں رکھ لیا گیا تھا۔ لیکن 1958ء کی حکومت پنجاب نے ان کی طرف توجہ نہ دی دریں اثناء حکومت بلوچستان نے زیریز میں پانی کو استعمال میں لانے کی غرض سے ایک جامع منصوبہ بنایا اور حکومت مغربی پاکستان سے حکم لے کر اپنے ہاں منتقل کر دیئے یہ پپ دو مکعب فٹ فی سینٹ پانی نکاس کرتے ہیں بدقتی سے ضلع لسبیلہ میں اس مقدار کا زیریز میں پانی نہ پایا گیا۔ اس لئے یہ پپ ضلع لسبیلہ میں استعمال نہ ہو سکے۔ موجودہ حکومت کے زیر گور بلوچستان کے دیگر علاقوں سے متعلق اس قسم کے منصوبے ہیں جن پر یہ پپ استعمال ہو سکتے ہیں واضح ہو کہ نال کو رکھنے کے پانی کو سٹھپرلانے وڈھ اور ناق کی وادیوں کے علاوہ ضلع ژوب میں بھی اس قسم کے کثیر منصوبے ہیں اور 1972-73ء میں مذکورہ پپ ان منصوبہ جات پر استعمال ہوں گے۔

(د) چونکہ پپ ضلع لسبیلہ میں زیریز میں پانی کو اٹھانے کیلئے موزوں نہیں ہیں اس لئے وہاں کے عوام کو نہیں دیے گئے۔

(ه) اس کا جواب "ج" میں دیا گیا ہے۔

جامع میر غلام قادر خان:- میں نے پوچھا تھا کہ 1952ء اور 1956ء میں ضلع لسبلہ کو کتنے ٹبوں دیل اور پیپنگ سیٹ دیے گئے جواب دیا گیا ہے کہ ضلع لسبلہ کے لئے خاص طور پر پسپنگ بنائے گئے اب بنائے گئے اور دیے گئے میں کوئی فرق نہیں؟

وزیر خوراک وزارت:- فرق تو ہے مگر میں نے کچھ اور پڑھا تھا شاید آب کو یاد نہیں رہا پر نہ غلط ہوگا دیسے میں نے بنائے گئے کی بجائے دیے گئے پڑھا تھا؟

جامع میر غلام قادر خان:- وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ چونکہ پمپ زیریز میں پانی کو اٹھانے کیلئے موزوں نہیں ہیں اس لئے وہاں کے عوام کو نہیں دیے گئے میرے سوال کے جواب میں یہ بات انہوں نے کس وجہ سے کہی ہے؟

وزیر خوراک وزارت:- یہ پمپ کم گہرائی کیلئے زیادہ مقدار میں پانی کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

جامع میر غلام قادر خان:- تو کیا وزیر صاحب کو یہ علم نہیں کہ لسبلہ میں بھی ایسے مقامات ہیں جہاں کم گہرائی پر زیریز میں پانی موجود ہے؟

وزیر خوراک وزارت:- اب تک سروے میں یہ بات نہیں آئی ہے۔

جامع میر غلام قادر خان:- ڈرلنگ کے بارے میں آپ کچھ کہہ سکتے ہیں؟

وزیر خوراک وزارت:- ڈرلنگ کے بارے میں عرض ہے کہ ڈرلنگ زیریز میں بہت گہرائی کیلئے ہوتی ہے اور یہ مشینیں زیادہ سے زیادہ 15 سے 20 فٹ گہرائی سے پانی اٹھانے کیلئے ہیں اور پانی بھی بڑی مقدار میں اٹھاتی ہیں۔

جامع میر غلام قادر خان:- کیا وزیر صاحب کو یہ علم ہے کہ وندر کے علاقے میں پانی کس قدر گہرائی میں ملتا ہے۔

وزیر خوراک وزارت:- جی نہیں۔

**Jam Mir Ghulam Qadir Khan:** I hope that Honourable Minister would kindly revise this and consider it. If there is any possibility in Lasbela for drilling the water, then they

utilise the pumps in this area also.

وزیر خوراک وزارت:- یقیناً اس طرح کا اگر کوئی کام ہو سکتے تو ہم کریں گے۔

ڈپٹی اسپیکر:- اگلا سوال۔

☆ 117 جام میر غلام قادر خان۔

کیا وزیر آپاشی اور برقيات بتائیں گے کہ:-

(الف) اس سال آپاشی کے وسائل کے بروئے کارلانے کیلئے بندات کی کتنی سکیمیں زیریغور ہیں؟

(ب) 1972-73 میں لسیلہ کیلئے کس قدر رایے منصوبے منظور ہوئے تھے اور سال 1972-73ء میں کتنی سکیمیں منظور ہیں؟

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ اور مارٹھاؤن میں آبنوشی کیلئے رقم مخصوص کی گئی تھی لیکن یہ کام نہیں ہوا؟ اگر ہاں توجہ بات کیا تھے۔

(د) کیا کوئی سکیم سونمیانی تھیں کے ڈام بندرگاہ میں پینے کا پانی مہیا کرنے کیلئے حکومت کے زیریغور ہے؟ اگر ہے تو یہ اسکیم کب تک عمل میں لا جانے والی ہے؟

وزیر آپاشی و برقيات:-

(الف) اس سال بندات کی تعمیرات کی بیس (۲۰) اسکیمیں آپاشی کے وسائل کو بروئے کارلانے کیلئے زیریغور ہیں۔

(ب) اس قسم کی (۱۶) اسکیمیں براۓ سال 1971-72ء منظور ہوئی تھیں اور 2 عدد اسکیمیں 1972-73 کیلئے ضلع لسیلہ کے واسطے منظور ہوئی ہیں۔

(ج) اور مارٹھاؤن کی آبنوشی اسکیم کیلئے کوئی رقم نہ تو 1972-73ء میں رکھی گئی تھی اور نہ ہی 1972-73ء میں البتہ سال 1972-73ء میں رقم عارضی طور پر مخصوص کی گئی۔

(د) محکمہ آپاشی میں سونمیانی تھیں کی ڈام بندرگاہ میں پینے کا پانی مہیا کرنے کیلئے کوئی اسکیم زیریغور نہیں مگر شنید میں آیا ہے کہ واپڈ امرکزی محکمہ دفاع کے زیر ہدایات وہاں پر آزمائش "بور" کر رہا ہے ممکن ہے کہ "بور" کی کامیابی کے بعد محکمہ مذکورہ ان ہی سے آبنوشی کی اسکیم بھی بنائے۔

جام میرغلام قادر خان:- وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ اور ماڑہ آبنوشی اسکیم کیلئے 1972-73 میں عارضی طور پر رقم رکھی گئی "عارضی" سے ان کا کیا مطلب ہے۔

وزیر آب پاشی:- عارضی کا مطلب یہ ہے کہ اس ندی پر سروے کا کام ہو رہا ہے جہاں سے ہم نے اور ماڑہ کو پانی پلاٹی کرنا ہے اگر پانی ملا تو اس کے بعد باقاعدہ کام شروع کیا جاسکے گا۔

جام میرغلام قادر خان:- اور ماڑہ آبنوشی اسکیم کے سروے کیلئے کس قدر رقم فراہم کی گئی ہے؟ وزیر آب پاشی:- سروے کیلئے اس سال کے ساتھ Contingent فنڈ سے ہم نے پیسہ منظور نہیں کیا ویسے ہم نے کہا ہے کہ سارے اخراجات اسی بجٹ سے لئے جائیں گے۔

جام میرغلام قادر خان:- شکریہ۔

### ☆ 118 میاں سیف اللہ خان پاچ۔

کیا وزیر صنعت، تجارت و معدنی وسائل بتائیں گے کہ:-

(الف) کیم جون 1972ء تک کارخانوں کی ضلعوار تعداد کیا تھی؟

(ب) یہ کارخانے (پانٹس) کہاں واقع ہیں؟ ہر کارخانہ کیا تیار کر رہا ہے اور ہر ایک کی سالانہ پیداوار کیا ہے؟

(ج) ہر کارخانے پر کم قوم جو لوگائی گئی ہے۔ اس کی تفصیل کیا ہے؟

(د) مزدوروں کی تعداد جو ہر کارخانے میں کام پر لگائے گئے ہیں؟

وزیر صنعت (میر احمد نواز خان گٹھی)۔

کیم جنوری 1972ء کو صنعتی کارخانوں کا گوشوارہ

مزدوران کی تعداد					کل میزان	مشینری	لگتھیں	زمین	سالانہ پیداوار	اشیاء جو تاریکی جاتی ہیں	صلح	کارخانے کا نام	نمبر شار
کل	غیر کارگر	کارگر	انتقلائی	عملہ									
13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	
420	210	200	10	93,45,00	54,95,700	38,04,00	46,000	45,00,000	سوئی دھاگہ پونڈ	کونہ	بلوچستان ٹکٹاں	ملزرسیاب	1

2																
255	50	190	15		15,13,300	49,500 غیر ملکی 72,600	7,52,400	3,38,800	35,939 پونڈ میں 97962 عدد 98944 عدد 400,954 عدد 3,49,420	ادویات ایلنے ذرین گولیاں کیکل ک لیک گلینگ	کوئٹہ	مارکر الکولا سینز نیشن روڈ کوئٹہ				
3					1,91,300	1,56,500	34,800		24,28,300 عدد 2,52,089 عدد 2,75,151 عدد 500 KA,5198	گولیاں کیکل پوت لیک لیور کنٹری لیور کنٹری	کوئٹہ	کوئٹہ پیا لوچکل ایچ ایوان مارکر				
4	3	2	1	1,64,600	1,54,600 ملکی	1,0000	-	3,000	موڑ بیٹھی	کوئٹہ	اگری ہری انڈسٹری کانی روڈ کوئٹہ					
5	4	18	8	7,19,800	12,000 غیر ملکی 437,800	2,70,000	گورنمنٹ بھٹے/50	60,556 گلیں	کشیدہ شراب	کوئٹہ	کوئٹہ طری کواری روڈ کوئٹہ					
6	12	-	1	19,000	19,000 ملکی	150/-	-	2908	لامڈری سوپ	کوئٹہ	حاجی حجاج الدین سوپ فیٹھری کانی روڈ					
7	4	1	1	188,600	34,900 غیر ملکی 42,700	1,10,00	-	82,338 پونڈ	مشروبات مریجات	کوئٹہ	دو قابضہ سمنز شارع فاطمہ جناح					
8	8	-	1	1,48,700	700	43,000	1,05,000	90,000 عدد	ٹرینگ چیلیاں حمام و خیرہ	کوئٹہ	بلوچستان نرگ					
9	10	4	2	89,200	60,600	28,600	-	1,593	برف	کوئٹہ	کرٹش آس فیٹھری شارع رضا بلوی					
10	10	4	1	4,50,000	3,00,000	1,50,000	گورنمنٹ	800 پونڈ	برف	کوئٹہ	کوئٹہ کولڈ سوورنچ واسک روڈ					
11	6	2	2	1,41,500	11,500	50,000	1,00,000	معلوم نہیں	یونائی ادویات	کوئٹہ	مشرق دو داخانہ خوش رام روڈ					
12	500	2	3	12,200	12,200	ماہوار	کاریہ 350/-	معلوم نہیں	بلوچی کشیدہ کاری	کوئٹہ	بلوچی ایکٹر زم جناح روڈ کوئٹہ					
13	461	260	5	29,35,100	17,04,000	12,04,000	26,900	5,000 پونڈ گز 300,000 300,000	ادنی حاگر ادنی کپڑا ادنی کمبل	کسی	ہر نانی و بیان ملز ہر نانی					
14	2	6	1	65,000	50,000	15,000	-	1000	برف	کسی	آس فیٹھری سی بلوچستان					
15	2	1	1	3,00,200	1,62,200	1,38,000	-	40,000	کھوکھو بے میں بند کرنا	کمران	کمران ڈسٹریکٹ سوسائٹی تربت					
16	1	1	1	17,44,700	11,48,800	5,89,800	6,100	کارخانہ بند ہے	برف و رنگ بھر بیٹھن	کمران	پیش رنگ بھر بیٹھن کمپنی لائیٹنگ گاؤڈ					

32	10	18	4	4,58,000	87,000	3,31,000	40,000	رس 2,400 گرس 500 گرس 12,000 گرس 1500	شیے کے گاہ شیے کے جگ لہب کے شیے چھوٹے پوتل	کوئنہ	خدا سیداد گاہ امیر شریعہ کوئنہ	17
4	1	2	1	51,000	17,000	29,000	5,000	من 2,900	تربا کوپائی	کوئنہ	خیق امیر شریعہ کوئنہ	18
8	-	8	-	65,000	25,000	30,000	10,000	عدد 12	واڑ پپ موڈ مرمت	کوئنہ	الہمال امیر شریعہ کوئنہ	19
16	11	3	2	21,28,000	7,50,000	13,70,000	8,000	1,44,000	اوی دھاگہ	کوئنہ	علی و مدن بڑ لہیجہ کوئنہ	20
8	-	8	-	75,000	25,000	45,000	5,000	بجزے 15,000	پونچار متفق پوشک	کوئنہ	ریڈی میٹ گارمنٹس درخشاں نیکری	21
21	10	9	2	5,20,000	4,00,000	1,00,000	20,000	ثن 30,000	گندم پہائی	کوئنہ	پیش فلور ملکوئنہ	22
17	10	5	2	6,00,000	1,50,000	4,30,000	20,000	ثن 20,000	گندم پہائی	کوئنہ	غرونوی فلور ملکوئنہ	23
12	8	2	2	3,50,000	1,50,000	1,80,000	20,000	ثن 4,800	گندم پہائی	کوئنہ	عادل فلور ملکوئنہ	24
14	10	2	2	5,70,000	4,00,000	1,50,000	20,000	ثن 48,000	گندم پہائی	کوئنہ	ندیم فلور ملکوئنہ	25
45	29	8	4	7,70,263	5,00,000	2,70,263	-	3,00,000	اوی دھاگہ	قلات	سال امیر شریعہ کار پریش و دل سُفر مُتوّغ	26
8	3	2	3	1,47,000	45,000	1,00,000	2,000	4,000 26,000	محرے کا کام	سی	مضور امیر شریعہ لہیجہ کی	27
30	10	12	8	3,740	3,740	کراچی 460/-	-	روپے 53,904/-	بلچی کشیدہ کاری	کوئنہ	سال امیر شریعہ کار پریش دستگاری مرکز	28
25	8	10	7	7,862	7,862	کراچی 160/-	-	روپے 8,350/-	لورالائی	سال امیر شریعہ کار پریش دستگاری مرکز لورالائی	29	
20	5	6	9	2664	2,662	کراچی 433/-	-	روپے 27,244/-	لورالائی	سال امیر شریعہ کار پریش دستگاری مرکز	30	
28	10	10	8	2,114	2,114	کراچی 150/-	-	روپے 8,951/-	لورالائی	سال امیر شریعہ کار پریش دستگاری مرکز خضدار	31	
33	15	10	8	10,829	10,829	کراچی 165/-	-	روپے 1,69,44/-	قالین	سال امیر شریعہ کار پریش قالین بانی چن	32	

25	8	8	9	10,837	10,837	کرایہ 200/- روپے 17,700/-	-	قابل	توں	سال اندر سین کار پریشن قائم پانی توں	33	
12	5	-	7	45,417	45,417	کرایہ 130/- روپے	-	زیستی	ہر قسم کے ظروف	چکی	سال اندر سین کار پریشن ظرف سازی ڈھانڈر	34

**میاں سیف اللہ خان پر اچہ:-** میں نے معلومات حاصل کرنے کیلئے یہ سوال کیا تھا کالم 6، 7 اور 8 میں جو تفاصیل دی گئی ہیں یہ کس چیز میں دی گئی ہیں مثلاً زمین۔ تو کیا یہ مریع فٹ میں ہے یا کچھ اور ہے؟

#### **Minister of Finance and Industries:: costing in Rupees.**

**جامیر غلام قادر خان:-** یہ جو کہا گیا ہے کہ چار ہزار پونڈ کھجور کے ڈبے بنائے گئے توجہ فیکٹری بندرا ہی ہے تو یہ چار ہزار ڈبے کہاں سے آئے؟ اور 1971ء اور 1972ء میں کس قدر کھجور ایکسپورٹ کی گئی؟

**وزیر خوارک وزارت:-** 1962ء میں یہ فیکٹری قائم کی گئی تھی پانچ سال چلانے کے بعد مالی مشکلات کی وجہ سے کچھ مدت کیلئے یہ کارخانہ بندرا ہاں سال اس کو ہم پھر چلا رہے ہیں اس کی سنگل شفت پانچ ہزار پونڈ یومیہ یا 4 لاکھ پونڈ سینز میں بنتا ہے جو کہ چار پانچ مہینے ہوتا ہے اور ڈبل شفت میں اس سے دو گنا ہو جاتا ہے۔

**جامیر غلام قادر خان:-** اس کارخانہ سے عوام یا حکومت کو کس قدر نقصان یا نفع ہوا ہے؟

**وزیر خوارک وزارت:-** حکومت کو اس میں نہ فائدہ ہوا اور نہ ہی نقصان البتہ جو مشینری حکومت نے منگوائی ہی اس کی اب تک صحیح پوزیشن معلوم نہیں ہو سکی ہے کہ ہم اس سے کتنا کام لے سکتے ہیں البتہ عوام کو سرمایہ جو کہ اس میں لگایا گیا تھا اور جو سچاں پچھن ہزار کے قریب ہے اس سے عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ یہ سرمایہ invested ہے اور میرے خیال میں عوام کا فقدان اس میں نہیں ہے

**جامیر غلام قادر خان:-** اس کارخانہ پر کتنی لاگت آئی ہے؟

**وزیر خوارک وزارت:-** 2,16,000 روپے تقریباً مشینری پر لاگت آئی ہے اور بلڈنگ پر شاید ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ خرچ آیا ہوا اور دوسرا چیزوں پر دولاکھ کے قریب خرچ آیا ہے اس کا ٹوٹل چھ سات

لاکھ کے درمیان ہے۔

جامع میر غلام قادر خان:- جناب یہ کہا گیا تھا کہ مکران میں 9 لاکھ من کھجور سالانہ پیدا ہوتا ہے تو جہاں پر 9 لاکھ من کھجور پیدا ہوتا ہو وہاں پر کھجور کے کارخانہ کو خسارہ نہیں ہونا چاہئے اس خسارے کی کیا وجہ ہے؟

وزیر خوارک وزارت:- وجہ یہ ہے کہ اس میں ہر قسم کے کھجور شامل ہیں اور اس کارخانہ میں ایک خاص قسم کا کھجور ہی استعمال ہوتا ہے جو پیک کرنے کے قابل ہوتا ہے اور جس کی بیرونی ممکن میں مانگ ہوتی ہے۔

### 120 میاں سیف اللہ خان پر اچہ:-

کیا وزیر زراعت بتائیں گے کہ:-

- (الف) 1971ء کے دوران سیب، آڑو، زردالو، خوبانی، انگور، بادام، چیری، پستہ، آلوچ اور انار کی فصل کامنوں میں تخمینہ کیا تھا؟ ہر پھل کا علیحدہ علیحدہ وزن کیا تھا؟  
 (ب) ہر پھل کا زیر کاشت کتنا یکسر رقبہ تھا؟  
 وزیر زراعت:-

(الف)

لاکھ من	617568	سیب	1
//	14,000	آڑو	2
//	318,928	زردالو، خوبانی	3
//	6,532,40	انگور	4
//	3,4,1656	بادام	5
//	588	چیری	6
//	1232	پستہ	7
//	1,59,600	آلوج (پم)	8

//	62,8,880	انار	9
لاکھ من	29,11,692	میزان	

(ب)

اکٹھ	7532	سیب	1
//	1127	آڑو	2
//	2935	زردالو، خوبانی	3
//	5482	انگور	4
//	12178	بادام	5
//	87	چیری	6
//	69	پستہ	7
//	1212	آلوجہ (پلم)	8
//	12,571 اکٹھ	انار	9
لاکھ من	133,193 اکٹھ	میزان	

## 122☆ میاں سیف اللہ خان پر اچھے:-

کیا وزیر صنعت و معدنی وسائل بتائیں گے کہ

1۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ پاکستان کینیشن رولز 1960ء میں 1948ء کا اکٹھ نمبر xxiv کے قاعدہ نمبر 37 کے تحت وہ لائنی جس کے پاس پراسپلینگ لائنس ہو، اسے لائنس کی تجوید کیلئے سالانہ کراپیٹیں دینا پڑے گا؟ اگر اس نے پراسپلینگ لائنس ختم ہونے سے پیشتر قاعدہ نمبر 35 کے مانگ لیز کیلئے درخواست دی ہے۔

2۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ مندرجہ بالا قواعد ان تمام پراسپل لائنسوں پر لاگو ہیں جو 15 نومبر 1970 سے پہلے الٹ کئے گئے؟

3۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ سیکرٹری ملکہ صنعت و معدن وسائل نے مندرجہ بالامعا لے پر ملکہ قانون سے ان کی رائے مانگی ہے اگر یہ درست ہے تو ملکہ قانون کی رائے کی نقل ایوان میں پیش کریں۔

#### **Minister of Industries and Mineal Resources:.**

(A) Yes, It is a fact that a person already holding a prospecting Licence who has aplied in time for conversion of the prospecting Licence into a Mining lase, shall not have to pay any fee for an extenstion of the term of Lience under rule 35 of pakistan Mining Concession Rules1960.

(B) Yes it is a fact that all these concessions granted before 10th November 1970 under Pakistan Mining Concession Rules. 1960 were in force for the period upto 10th November 1970.

(C) This matter has never been referred to Law Deparsment because the Rules 35 and 37 of pakistan Mining Concession Rules,1960 are quite clear.

**123☆ میاں سیف اللہ خان پاچہ۔**

کیا وزیر راست و جنگلات بتائیں گے کہ:-

1۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ 1968 یا 1969 میں لاہور میں ایک میٹنگ زیر صدارت جائٹ سیکرٹری (جنگلات) حکومت مغربی پاکستان منعقد ہوئی تھی جس میں ڈائریکٹر جزل ڈیوپمنٹ اور دوسرے متعلقہ اشخاص نے بھی شرکت کی اس میٹنگ میں فصلہ ہوا تھا کہ ملکہ جنگلات مائینگ کمپنیوں سے اس زمین کا سالانہ کراپیہ جوان کے طبعی قبضہ میں ہو۔ بحساب ایک روپیہ فی ایکڑ وصول کرے گا؟

2۔ مہربانی کر کے اس میٹنگ کی کارروائی کی ایک نقل ایوان میں پیش کریں۔

3۔ کیا مکملہ جنگلات کوئٹہ ان پر اسیٹنگ لائسنسوں و مائنگ ٹھیکیوں کا کراہیہ جو مکملہ جنگلات کی حدود میں  
واقع ہیں حکومت مغربی پاکستان کے مندرجہ بالا فیصلے کے مطابق وصول کر رہا ہے؟  
وزیر زراعت و جنگلات (سردار عبدالرحمٰن)

- 1۔ یہ درست ہے کہ 11 مارچ 1970ء کو لاہور میں زیر صدارت جائیٹ سیکرٹری جنگلات ایک مینگ منعقد ہوئی تھی جس میں متعلقہ افسران نے شرکت کی تھی اس میں یہ طے پایا تھا کہ جو رقبہ طبعی و فزیکل مائنگ کمپنیوں کے قبضہ میں ہو گا اس کا سالانہ کراہیہ بحساب ایک روپیہ فی اکڑ مکملہ جنگلات وصول کرے گا لیکن یہ کارروائی غیر موثر ہے جب تک حکومت مکملہ مالیات کے مشورے سے اس پر کوئی فیصلہ صادر نہ کرے اور جب تک قواعد متعلقہ میں ترمیم نہ کی جائے۔
- 2۔ مینگ کی کارروائی کی نقل پیش ہے (انگریزی میں)

"Minutes of the meeting held in the office of joint Secretary (Forest) on 11-3-1970 to discuss outstanding issues between the Directorate of Mineral Development and the Forest Department.

A meeting was held in the office of Mr.M.Habib khan. TQA: joint Secretary (Forest) on 11-3-1970 at 11-33 am.

The following were present:

1. Mr.M.Habib khan TQA.

joint secretary (forest) in chair.

2. Main Mohd Rafi

Chief Gonservator of Forests. Lahore region.

3. Mr. A.A Malik.

Joint Director, Directorate of Mineral Development.

4. Mr.Safdar Ali shah.

Deputy Director Mineral Developant.

5. Mr. I.H.Qureshi.

Assistant Director,Mineral Developent.

2. The cutstanding issues between the Directorate of Miniral Development and the forest Deptt; were discussed in the light of working paper prepared by th Directorate of Mineral Development copies of vihich were provided to joint secretary (Forests) and Cheif conservator of Forusts. Lahore Region It was agreed that surface rent will be charged by the Forest Deptt: only for the area in actual use of mine owner as provided in the pakistan Mining Concession Rules 1960. However a clause will be inserted in the allotment letters#lease deads that before using any forest hand for surface operation the mine awner will give a month's notice to the Divisional Forest Officer concerned by anclosing a plan of the surface ares to be used. The mine owaer will also state in the notice in clear terms as to the nature of the forest land and give an undertaking to carry out all surfacee operations strictly is sccordance with the directions, if any of the Forest Deptt;

3. Joint Secretary (Forests) desired that in accordance with

the previous decisions the Director of Mineral Development should not issue leases for minor minerals like ordinary sand, gravel and ordinary stone (other than Limestone and marble) in forest area. Joint Director, Mineral Developmens informed that this was already being done and no leases for the above minerals are granted in the forest area.

4. Chief Conservator of forests, Lahore reglon pointed out that the Directorate was granting leases for other surface minerals in the forest areas which should also be stpoed. After a detailed discussion it was dected that in the case of minerals other than minor minerals the Directorate will contlnue to grant leases in forest areas in consultation with the Forest Deptt:

5. Since the period of one moth at present allowed by Directorate of Mineral Development to the Forest Deptt: for the issue of a No Objection Certificate was not considered sufficient by the Forest Deptt: would give a definite reply to the Director, Mineral Development within the enhanced period of three monshs in future. The No Objection Certificate will be obtained from the Chief Conservator of forests of the region concerned.

6. Regarding court cases in which both the forest Deptt: and

the Directorate of Mineral Development were involved Joint Secretary (Forests) referred to the following decisions taken in the meeting held on 17-6-69 in the office of secretary industries. Commerce & Mineral Resources Depy:

" in the current case of Mr.Ahmed safdar khan Vs Government of west pakistan, both the Departments must get guidance from the Law Department to ensure that the interests of Government remain fully safeguarded and the Department do not work at cross purposes in this respect. Besides, the Law Department should be supplied all the requisite copies of the pleading in the court and the other relevant papers by both the forest Deptt: and the Directorate of Mineral Development urgently, so that they may be able to go fully through that case and advise the Deptts concerned about what course of action should be adopted by them. In all other cases, the Directorate of Mineral Development should take steps to terminate the existing leases in the forest Areas on legal and contractual ground after only taking advice from the Law Department.

It was agreed that Directorate of Mineral Development will examine the cases of granted concessions in respect of minor Minerals in forest area and take action in accordance

with the above decision.

7. The fores Deptt: would review all cases of NOCs listed in annexure "D" to the working paper prepared by the Directorate of Mineral Development and report its findings to the Director Mineral Development by the end of April, 1970.

3۔ کسی مینگ کی کارروائی جب تک حکومت مجاز اس کو با ضابطہ منظور نہ کرے اور ضروری ترا میں قواعد متعلقہ میں نہ کرے قبل عمل درآمد نہیں ہوتی ہے ملکہ جنگلات بلوچستان برابق اقرار نامہ جات و قواعد، جملہ کمپنیوں سے متواتر تقاضا کر رہا ہے البتہ ایک کمپنی اتحاد عجیب اللہ کوئٹہ نے بطور خود اس مینگ کی کارروائی کے مطابق ضرورا دایگی کی ہے اس مینگ کے فیصلے پر کسی اور صوبہ میں عمل درآمد ہونا ملکہ جنگلات بلوچستان کے علم میں نہیں ہے۔

میاں سیف اللہ خان پر اچھے:- وزیر صاحب کو غالباً علم ہو گا کہ ایک ہی چیز کیلئے گورنمنٹ دو قسم کے کرائے نہیں لسکتی ایک ملکہ معدنیات فی ایکڑ کرایہ لے رہا ہے اور دوسرا ملکہ زراعت بھی کرایہ لے رہا ہے تو کیا وزیر صاحب اس فیصلے کے مطابق گورنمنٹ کی طرف سے کچھ مزید Approvall دیں گے؟ وزیر زراعت و جنگلات:- میں نے عرض کیا کہ دونوں ملکوں سے رائے لے کر پھر کوئی واضح پالیسی بنائی جائے گی حکومت کو ابھی عملدرآمد کا کوئی خیال نہیں ہے۔

☆ 124 میاں سیف اللہ خان پر اچھے:-

کیا وزیر نہ از را کرام بتلا کیں گے کہ:-

(الف) کیم جولائی 1970ء کو وحدت مغربی پاکستان ختم ہونے پر کوئلہ اور دیگر معدنیات پر جو مخصوص برائے مزدوران حکومت مغربی پاکستان نے وصول کیا تھا اس میں سے کتنی رقم صوبہ بلوچستان کو ادا کی جانی تھی؟

(ب) کیا یہ رقم موصول ہو چکی ہے؟ اگر نہیں تو اس کے اسباب؟

(ج) کیا اس مصروف کی رقم جو 71-70 1970ء کے دوران مصروف کی گئی وہ مزدوروں کی بہبود پر خرچ کی گئی ہے؟ اگر نہیں تو اس کے اسباب کیا ہیں۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ مرکزی حکومت کے ایکٹ کے تحت مصروف برائے بہبودی مزدوران کی رقم ایک قسم کی امانت ہے اور صوبائی حکومت سوائے مزدوران کے کسی اور فرد پر اسے صرف نہیں کر سکتی؟

(ھ) 31 دسمبر 1971ء تک اس حساب میں کتنی غیر استعمال شدہ رقم خزانہ میں جمع ہے؟

### **Finance Minister:**

(A) The closing balance on 30th june. 1970 i.e the eve of breakup of one unit, in the Labour Welfare fund, As for the fund with the Central Government the matter is under consideration and as soon as it is decided, the fund will be transferred to the Government of Balochistan.

(C) Out of the amount collected as Cess during 1970-71 some amount was spent on the labour welfare the labourers, the details are as under:.

I. Salaries ... ... ... Rs 61,780/-

II Expenditure in connection with schools Rs. 59,980/-

III Expenditure in connection with Hospitals. Rs 50,180/-

iv Miscellaneous ... ... ... Rs 8.800/-

TaTal:.. Rs 1,80,440/-

(D) It is correct.

(E) The unspent amount in the fund on the 31st December 1971 was about Rs 9,82,948/-

**میاں سیف اللہ خان پر اچھے:-** یہ لیبریس کی رقم ایک خاص سینٹرل ایکٹ کے تحت لی جاتی ہے اور یہ ایک قسم کا ٹرسٹ کا پیسہ ہے کیا وزیر صاحب اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ وین یونٹ ختم ہونے پر انہوں نے یہ رقم جو جزل طریقے سے بانٹی ہے اس طریقے سے وہ ٹرسٹ کی رقم کو Percentage کے حساب سے نہیں بانٹ سکتے؟ بلوچستان میں جن چیزوں پر ٹیکس لگتا ہے اس سے زیادہ ہم پروڈیوں کرتے ہیں اور اس حساب سے ہماری رقم میں تین لاکھ روپے سے زائد بنتی ہے اور تقسیم کا تناسب بہت کم ہے۔

will the Minister kindly look into the legality of the matter?

**Fanance Minister:** As far as legality is concerned, we will look into it. but the cash balance of whole of west pakistan was divided and as I have already said Balochistan got to much percent and according to that we were given that. It was the whole amount there under the different heads. So now it has come here. It is lying although on paper. under different heads. There is another amount I think which you are talking about that there should be lot of money. there is still some money which is outstanding with the Contre and that is under arguments; we say it is 21 lacs: Contre says it is about 12 lace. So this figure has not been decided yet. It is under dispute. On that figure when the dispute is over. we will let you know what the thing is.

**Mian Saifullah Khan Paracha:** No the point which I was making was that this money is collected under a Central Act. and the Province of Balochistan even today is collecting on

behalf of the Contre. which is a subject of "Labour Welfare Cess" Now this money cannot be divided on percentage basis, because of being a trust money. Will you kindly look into the legality of the matter?

**Fanance Minister:**.. we will look into the matter.

127☆ خان عبدالصمد خان اچنڈی:-

کیا وزیر خوراک بتائیں گے کہ:-

- 1۔ گزشتہ مالی سال کے دوران آپ کے مکملہ مال سے کتنے مستعار نائب تحصیلدار واپس کئے ہیں؟
- 2۔ اس اقدام کے اسباب کیا تھے؟
- 3۔ کیا ان جگہوں پر نئے آدمی بھرتی کئے گئے ہیں؟
- 4۔ کیا آپ کو علم ہے کہ اس سلسلے میں بعض ملازمین کو ان کے اصلی مکملہ سے زائد قرار دے کر بیروزگار کر دیا گیا ہے؟
- 5۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ آپ کا مکملہ نئے آدمیوں کو بھرتی کرنے کی بجائے انہی آدمیوں کو واپس اپنے طور پر بھرتی کرے؟

وزیر خوراک:-

- 1۔ گزشتہ سال صرف ایک ہی نائب تحصیلدار مکملہ روینیو میں واپس ہوا۔
- 2۔ چونکہ وہ روینیو کا آدمی تھا اس لئے کمشنر کی درخواست پر واپس کیا گیا۔
- 3۔ اس خالی آسامی پر ایک نیا آدمی مقرر کیا گیا۔
- 4۔ مکملہ خوراک کے کسی عمل کے باعث کوئی آدمی بیروزگار نہیں ہوا۔ کمشنر کوئٹہ اگر اپنے آدمیوں کو مکملہ مال میں لیتے ہیں تو اس سے مقصد ان کو بے روزگار کرنا نہیں ہے بلکہ وہ اے ایف سی سے زیادہ اہم جگہوں پر جاتے ہیں۔
- 5۔ مکملہ خوراک میں دوسرے مکملوں کی طرح کس بھی مکملہ سے مستعار لئے ہوئے افسروں کی بجائے

اپنے افسر ہونے چاہئیں تاکہ وہ زیادہ دچپسی سے کام کریں اور بہتر نظم و سق بھی رکھا جاسکے اگر محکمہ مال کے افسروں اپس پلے جائیں تو محکمہ خوراک کے ان الہکاروں کو ترقی دی جاسکے گی جن کی ترقی رُکی ہوئی ہے اور نئے آدمیوں کو بھرتی کرنے سے بیرون گارنو جوانوں کو بھی کامل سکے گا۔

**128☆ خان عبدالصمد خان اچکزئی:-**

کیا وزیر خوراک بتائیں گے کہ:-

(الف) ضلع کوئٹہ پشین کے 35 میل سرحدی پڑی میں رہنے والے لوگوں کو جواشن ملتا ہے۔ اس کی فی کس ماہوار سرح کیا ہے؟

(ب) کیا یہ شرح یکساں ہے یا مختلف؟ اگر مختلف ہے تو تحصیلوں اور سب ڈویژنوں میں لوگوں کو کس کس شرح سے راشن ملتا ہے؟

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس راشن کی زیادہ شرح 12 میرنی کس ماہوار کھی گئی ہے۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ بعض بدنصیبوں کو صرف پانچ سیر ماہوار شرح سے بھی راشن ملتا ہے؟

(ه) کیا بتایا جائے گا کہ اس فرق کے اسباب کیا ہیں؟

(ر) کیا بارہ سیر یا پانچ سیر ماہوار میں سے کوئی شرح بھی ایک انسان کیلئے مہینہ بھر کافی ہو سکتی ہے؟

(ز) کیا یہ حقیقت ہے کہ پانچ سیر فی کس راشن لینے والے لوگوں کو پانچ سیر کھلے بازار کے نرخ سے بھی مہیا کیا جاتا ہے۔

(ح) کیا یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ دس سیر فی کس ماہوار کا یہ راشن ایک انسان کیلئے کافی ہے؟

(ط) کیا یہ آپ کے علم میں ہے کہ دیہاتی لوگوں کو گھر کے علاوہ آنے جانے والے مہمانوں، مساجد کے اماموں، طلباء اور چوکیدار یا لتوکتوں کو بھی روٹی دینا پڑتی ہے؟

(ی) کھلے بازار سے ملنے والی پانچ سیر گندم قلعہ عبداللہ، گلستان، خانوزی، زیارت، ہندو باغ، لورالائی، قلعہ سیف اللہ اور فورٹ سنڈیکن میں کس کس جھاؤ پر مہیا کی جاتی ہے؟ خصوصاً اس مہینے یہ گندم کس جھاؤ پر دی گئی ہے؟

**وزیر خوراک:-**

(الف) 35 میل سرحدی پڑھنے کے اندر ورنی علاقوں کیلئے ماہانہ فی کس پانچ سیر سرکاری گودام اور پانچ سیر کھلے بازار کی شرح سے گندم ملتا ہے۔

(ب) ایسے علاقوں میں مذکورہ بالا یکساں شرح ہی سے گندم ملتا ہے۔

(ج) اس راشن کی ماہوار شرح دس سیر فی کس ماہوار ہی ہے۔

(د) اس میں کوئی صداقت نہیں ہے تمام لوگوں کو جو ایسے علاقوں میں رہائش پذیر ہیں دس سیر فی کس ماہانہ کی شرح سے گندم مل رہا ہے۔

(ھ) گندم جاری کرنے کی شرح میں کوئی فرق نہیں لہذا سبب کی تشرح غیر ضروری ہے۔

(د) مذکورہ بالا شرح جو کہ دس سیر فی کس ماہانہ ہے کے علاوہ تندوروں، داشت والوں اور ہوٹلوں وغیرہ کو بھی بالکل علیحدہ ماہانہ کوٹھہ گندم کا دیا جاتا ہے اور نابالغ بچوں کو بھی دس سیر ماہانہ کی شرح ہی سے گندم ملتا ہے خاص موقعوں پر بھی خاص پرمٹ دیئے جاتے ہیں ان سب کے علاوہ ایسے علاقوں میں گندم کی مقامی پیداوار بھی انہی لوگوں کے استعمال میں آتی ہے سرکاری گوداموں سے گندم جاری کرنے کا اصول یہ ہے کہ ایک مقررہ مقدار امدادی طور پر اس لئے جری کی جائے تاکہ کھلے بازار میں گندم کے نرخ پڑھنے نہ پائیں۔

(ز) یہ درست ہے۔

(ح) اس سوال کا تفصیلی جواب سوال (د) کے جواب میں دے دیا گیا ہے۔

(ط) جی ہاں درست ہے۔

(ی) ماہ جون میں کھلے بازار میں گندم کے بھاؤ جن مقامات کا ذکر کیا گیا ہے حسب ذیل رہے:-

۱۔	قلعہ عبد اللہ	۲۳ روپیہ	فی من
۲۔	گلستان	//	//
۳۔	خانوزئی	//	//
۴۔	زیارت	۲۵	//
۵۔	ہندوباغ	۲۵	//

۶۔	لورالائی	//	//	۲۳
۷۔	قلعہ سیف اللہ	//	//	۲۵
۸۔	فورٹ سنڈ بکن	//	//	۲۳

**☆ 144 خان عبدالصمد خان اچھزئی:-**

کیا وزیر خوراک بتائیں گے کہ:-

(ا) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ کے تمام علاقوں خصوصاً 35 میل کی سرحدی پڑی کے تقریباً ہر گاؤں اور ہر شہری میں کئی خاندان کے افراد کو اب تک راشن کارڈ نہیں دیئے گئے ہیں؟

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان لوگوں کو راشن کارڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ وزیر خوراک:-

(ا) 35 میل کی سرحدی پڑی کے اندر ورنی علاقوں میں شہری آبادی کو بھرپشین، راشن کارڈ جاری کئے گئے ہیں جب کہ دیہاتی آبادی کی فہرستیں مرتب کر کے دکانداروں کے پاس جمع ہیں۔

(ب) چونکہ صوبہ میں مکمل طور پر راشن بندی کی سیکیم نافذ عمل نہیں ہے لہذا ہر خاندان کو راشن کارڈ جاری نہیں کئے گئے۔

(ج) حکومت اس بارے میں جائزہ لے رہی ہے۔

خان عبدالصمد خان اچھزئی:- صوبے میں راشن بندی نافذ نہیں ہے۔ اس لئے وہاں کچھ کھلے بازار میں بھی لوگوں کو راشن خریدنے کی اجازت ہے۔ لیکن سرحدی پڑی میں جہاں کھلے بازار سے خریدنے کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی باہر سے لے سکتے ہیں۔ وہاں تو راشن بندی لازمی ہے۔ کیا اس معاملے پر حکومت غور کر کے گی؟

وزیر خوراک:- جس مقام کے لئے ضروری سمجھا گیا ہے وہاں پر تو مکمل راشن بندی ہے مثلاً چمن میں باقی جگہوں میں ضرورت کے مطابق یہاں سے راشن سپلائی کیا جاتا ہے۔ جو لسٹوں کے مطابق ہوتا ہے اور کھلی منڈی میں میرے خیال میں ہم ان کی ضروریات کے مطابق ان کی آبادی کے نتасیب سے راشن

دے رہے ہیں۔

**خان عبدالصمد خان اچھزئی:-** میرا سوال اس علاقے کے متعلق ہے جس میں آپ مقررہ راشن مہیا کرتے ہیں اور اس کے علاوہ انھیں اور راشن نہیں مل سکتا۔ اس کے متعلق میرا سوال ہے کہ وہاں جس آدمی یا جس خاندان کے پاس سرے سے راشن کارڈ ہیں، ہی نہیں۔ ان کا کیا حال ہوگا۔ کیا آپ ایسے لوگوں کی تکلیف دور کریں گے؟

**وزیر خوراک:-** ان کے بارے میں جیسا کہ میں نے کل عرض کیا کہ سپلائی کے مکمل نے ان آبادی کی تمام فہرستیں تیار کر لی ہیں۔ اور دکانداروں کو یہ فہرستیں مہیا کی گئی ہیں۔ جن کا کچھ حصہ مکمل سپلائی یہاں سے گندم کی صورت میں بھیجا ہے۔ اور باقی حصہ وہاں کے لوگوں کو پرمٹ دے کر یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہاں کے حکام پرمٹ لینے کے بعد گندم لے آئیں جو ان کی ضروریات پوری کر سکیں۔

**خان عبدالصمد خان اچھزئی:-** آپ کے سارے انتظامات کے باوجود جو خاندان راشن کی فہرست میں درج ہونے سے رہ گئے ہیں، ان کا کیا علاج ہوگا؟

**وزیر خوراک:-** ان کا بڑا آسان علاج ہے۔ وہ آئیں اپنی تصدیق کرائیں۔ اور نفری بتائیں پھر ہم ان کو فہرست میں شامل کر کے راشن کارڈ دے دیں گے۔

**خان عبدالصمد خان اچھزئی:-** ایسا اختیار آپ نے وہاں کے مقامی افسروں کو دیا ہے یا وہ آکر آپ کو درخواست دیں؟

**وزیر خوراک:-** ہر تحصیل اور سب تحصیل میں اور تھانے لیوں پر بھی ہمارے آدمی ہیں۔ اور ان کو یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ کسی آدمی کو بھوکانہ رکھا جائے۔ اور جن کا نام فہرست میں نہیں ہے۔ وہ شامل کر دیں۔

**خان عبدالصمد خان اچھزئی:-** بڑی مہربانی۔

☆ 145 ☆ **خان عبدالصمد خان اچھزئی:-**

کیا وزیر خوراک بتائیں گے کہ:-

(۱) توبہ اچھزئی، توبہ کا کڑی، میزئی، خانوزئی کے سرکاری دکانداروں کو مقررہ راشن اور کھلے مارکیٹ سے لائی ہوئی گندم کس کس نرخ پر مہیا کی جاتی ہے۔

(ب) ان مقامات کے گز شتمہ ماہ کے راشن کے نرخ بتلائے جائیں۔

(ج) کیا یہ نرخ کوئی پیشین اور چمن کے مقررہ نرخوں سے زیادہ ہیں؟ اگر ہاں تو کس قدر؟

(د) کیا حکومت مذکورہ مقامات پر سرکاری گندم کے مرکز کھولنے اور اس پر فرقہ ختم کرنے پر غور کرے گی؟

(ه) کیا یہ حقیقت ہے کہ ہندو باغ کے علاقے میں دوسری فی کس ماہوار کے حساب سے راشن دیا جاتا ہے؟

(و) اگر (ه) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

**وزیر خوراک:-**

(ا) سرکاری دکاندار دیئے گئے مقامات میں جن نرخوں کے مطابق سرکاری گوداموں سے لائی ہوئی اور کھلی

منڈی کی گندم لوگوں کو مہیا کرتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:-

نرخ کھلی منڈی	نرخ سرکاری گندم	مقامات	نمبر شمار
	20	توبہ چکنی	1
آٹا 26 روپے من	20 روپے من	توبہ کاکڑی	2
آٹا 26 روپے من	18/50 روپے من	میزی	3
گندم 24 روپے من	18 روپے من	خانوzenی	4

(ب) گز شتمہ ماہ مندرجہ بالا نرخوں پر ہی راشن دیا گیا۔

(ج) جی ہاں۔ ان مقامات پر نرخ کوئی پیشین اور چمن میں مقررہ نرخوں سے زیادہ ہیں کیونکہ سرکاری گوداموں سے وہاں تک گندم لے جانے کے جملہ اخراجات مقررہ نرخوں میں شامل کر کے گندم فروخت ہوتی ہے ہر مرکز سے گندم = 17 روپے فی من کے سرکاری نرخ پر جاری کی جاتی ہے۔

(د) مذکورہ مقامات پر سرکاری گندم کے ذخیرے اور مرکز کھولنے کیلئے حکومت کو بہت زیادہ اخراجات کا زیر بار ہونا پڑے گا ان اخراجات میں سرکاری گوداموں کی تعمیر متعلقہ لازمی عملہ کی بھرتی اور سرکاری ذخائر کی ڈھلانی وغیرہ کے اخراجات شامل ہیں ایسے تمام اخراجات کی جو نہیں گنجائش پیدا ہوئی تو ان امور پر ضرور عمل کیا جائے گا۔

(ه) ہندو باغ کے علاقے میں 5 سیرفی کس ماہوار کے حساب سے سرکاری گودام سے راشن دیا جا رہا ہے۔

(ر) لوگوں کو متواتر پہلے کی طرح ہی پانچ سیر فی کس ماہانہ غلہ ملتا رہا ہے۔  
خان عبدالصمد خان اچھزئی:- سوال کے جزو (الف) میں جہاں آپ نے توہہ کا کڑی میں گندم کا بھاؤ 26 روپے من بتایا ہے اسی حساب سے ایک بوری کتنے میں ملے گی؟

وزیر خوراک:- تقریباً 56 روپے سے 60 روپے تک۔

خان عبدالصمد خان اچھزئی:- ہمیں یہ سنایا جاتا رہا کہ گندم اور آٹا صوبہ بھر میں 47 روپے فی بوری ملتی ہے۔

وزیر خوراک:- سرکاری نرخ میں 47 روپے فی بوری ہی ہے کھلے بازار میں نرخ کچھ زیادہ ہو، ہی جاتا ہے۔

خان عبدالصمد خان اچھزئی:- لیکن یہاں تو پندرہ سولہ روپے زیادہ ہے۔  
وزیر خوراک:- توہہ کا کڑی میں پندرہ سولہ روپے زیادہ پڑ جاتا ہے اگر آپ اس سے بھی دور لے جائیں تو 20 روپے زیادہ پڑے گا کیونکہ اس پر خرچ بھی آتا ہے۔

مسٹر ڈپٹی سیکریٹری:- اب غیر نشان زدہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ جائیں۔  
وزیر مالیات:- غیر نشان زدہ سوال کا جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

19 میاں سیف اللہ خان پر اچھے:-

کیا وزیر مالیات بتائیں گے کہ:-

1- 1970 کے دوران ضلع وارکتنا مالیہ (لینڈ ریونیو) قابل وصول تھا؟

2- 1970 میں معدنیات پر کتنی "رینٹ اور رائٹی" کی رقم قابل وصول تھی؟

3- 1970-71 کے دوران گاڑیوں پر روڈ ٹکس کی کتنی رقم قابل وصول تھی؟

4- 1970-71 کے دوران شراب اور دیگر منشیات پر آبکاری ٹکس کی کتنی رقم قابل وصول تھی؟

5- 1970-71 کے دوران جائیداد ٹکس کی کتنی رقم قابل وصول تھی؟

وزیر مالیات:-

1- کوئٹہ پشین 2,24,632 روپے

		سی
//	10,92,778	
//	3,70,693	لورالائی
//	1,36,252	ژوب
//	66,988	چاغنی
//	66,016	خاران
//	2,34,213	قلات
//	1,78,578	مکران
//	3,55,861	کچھی
//	1,03,770	لبیلہ
روپے	28,29,781	میزان
روپے تھی	1,46,913	یہ رقم -2
روپے تھی	17,39,778	یہ رقم -3
روپے تھی	12,38,418	یہ رقم -4
روپے تھی	6,38,232	یہ رقم -5

خان عبدالصمد خان اچھزئی:- پوائنٹ آف آرڈر:-

جناب اسپیکر صاحب! آج جس شکل میں ہمارے سوالات کی کاپی آئی ہے وہ صفحات عبارت اور تاریخ غرض ہر لکاظ سے غلط ہے کیا یہ رونز کے مطابق ہے؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- اس میں آپ کو کون کوئی غلطیاں نظر آئیں؟

خان عبدالصمد خان اچھزئی:- سوال نمبر 103 صفحہ 6 پر چھپا ہے اور پھر سارا سلسلہ صفحہ نمبر 7 پر جارہا ہے اور بھی آپ کے سامنے اور ماڑہ "کا نام" "ماڑہ" پڑھا گیا۔

وزیر خوارک وزر اعلیٰ:- اور ماڑہ کی بجائے میں نے اس لئے ماڑہ پڑھا کہ اصل سوال میں ماڑہ لکھا گیا تھا۔

خان عبدالصمد خان اپنے کی:۔ وہ شاید پرنسپل کی غلطی ہو اگر متعلقہ افسروں کو ہدایت کریں کہ پروفیسیونل یا خود پڑھیں یا پریس والوں سے پڑھایا کریں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ منسٹر متعلقہ نے صحیح جواب آپ کو دے دیا ہے آئندہ کلیئے ہم ان کو مختار رہنے کیلئے کہہ دیں گے

اب جام صاحب اپنی تحریک استحقاق پیش کریں گے۔

**Jam Mir Ghulam Qadir Khan:** Sir . I give a notice for privilege Motion It has been a practice that in the absence of Governor from the Country the Speaker of the provincial Assembly used to act as Governor, The speaker of the Assembly stands next to Governor in order of precedence but in Balochistan the speaker of the Assembly does not enjoy this privilege .It is a serious breach of privilege and I move that necessary action may be taken to give right place to the Speaker in the order of precedence and appointment of Speaker in absence of a Governor as an acting Governor.

**Leader of the House:** Mr.Speaker. sir No privilege provided in the Rules, has been violated and the member has not referred to any such rule or the privilege which has been violated. As far as parliamentary system is concerned. the speaker did use act as an Acting Governor under the previous constitutions. But in the present Interim Constitution. there is no such provision. The Governor who is appointed

by the president. cannot be replaced by the speaker by a mere virtue of his (Speaker's) post. Article 101 of the Interim Constitution reads as under:.

"At any time if Governor is absent from Pakistan or is unable to perform the functions of his office due to illness or any other cause, such other person as the president may direct shall act as Governor"

**Jam Mir Ghulam Qadir Khan:** As the Honourable Minister himself said, in the previous constitutions this privilege had been adopted. So I believe in the recent constitution and in the frontier province also the same practice has been adopted that in the absence of the Governor, I think the speaker of the Assembly of N.W.F.P is being appointed as Governor.

**Leader of the House:** The president has the authority to appoint anybody he likes. The speaker cannot act as Governor by virtue of his post.

**Jam Mir Ghulam Qadir Khan:** why the speaker of this Assembly has been kept lower than a Minister? My privilege Motion contains two points. One about this and the other is regarding the order of the precedences .

**Leader of the House:** Sir May I remind the Honourable

Member that the "Order of precedence" has been determined by the Central Government adn, as such, it is not within our competence to discuss is here. I quite admit that the speaker has not been placed above the Cabinet . As far as our Government is concerned we have been trying to ensure that the speaker is placed above the cabinet However the Rules and order of Precedence .set by the Contral Government are quite clear.

**Jam Mir Ghulam Qadir Khan:** Sir we just reuest the Honourable Chief Minister that a Connittee be appointed to reconsider all thses issues relating to the order of the precedence of the speaker as well as members of ths August House.

**Leader of the House:** Well sir, that is a dfferent preposition think this has any thing to do with the privilege Motion now under debate. If the Honourable Member thinks that by moving a privilege Motion he can just get "yes" from me. then he is miscaken. He could have come with a proposal in a different way. I am ready to accept any reasonable suggestion but to advance a proposal after a privilege motion has been moved and to expect that " yes" will be obtained frim me. more or less, tantamounts to

breach of a privilege. On these grounds I oppose the privilege Motion moved by the honourable members of this House are concerned I am always at thier disposal to consider any reasonable propesal from the opposition benches.

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:-** جام صاحب نے جو "پر یو پیچ موشن" پیش کی ہے اس پر میں رولنگ دیتا ہوں۔ "موجودہ عبوری آئین کے آرٹیکل 101 کے تحت اس کا حق صرف صدر مملکت کو ہے ایوان کے کسی ممبر کو یہ حق حاصل نہیں۔ لہذا حق کے تلف ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کو مسترد کیا جاتا ہے"۔  
**میاں سیف اللہ خان پراچہ:-** میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق بل 1972ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:-** تحریک یہ ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق بل 1972ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

چونکہ کوئی اختلاف نہیں ہے اس لئے تحریک منظور ہو گئی۔  
**میاں سیف اللہ خان پراچہ:-** جناب اسپیکر! میں بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق بل 1972ء کو پیش کرتا ہوں۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:-** بل پیش ہو گیا۔ اگلا موشن۔  
**میاں سیف اللہ خان پراچہ:-** میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق بل 1972ء فی الفور زیر یغور لا جائے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:-** تحریک یہ ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق بل 1972ء فی الفور زیر یغور لا جائے۔

**قائد ایوان:-** میں اس تحریک کی مخالفت کرتا ہوں اور یہ تمیم پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق بل 1972ء کو ایک مجلس منتخبہ کے حوالے کر دیا جائے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:-** ترمیم یہ ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی اتحاد بل 1972ء کو ایک مجلس منتخب کے حوالے کر دیا جائے۔

**میاں سیف اللہ خان پرacha:-** وزیر اعلیٰ صاحب سے میری بات ہوئی تھی یہ بل اس معزز ایوان کے ہر ممبر کے متعلق ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا تھا کہ ہم اس پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے ہیں اور کسی کمیٹی کے حوالے کر دیں گے یہ تمام ممبران کی مراعات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس لئے میں اس تجویز کو قبول کرتا ہوں لہذا ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس بل کو بغور جائزہ لے کر اپنی سفارشات اسمبلی کے اگلے سیشن میں پیش کرے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:-** چونکہ ترمیم کی کوئی مخالفت نہیں ہے اس لئے یہ منظور ہو گئی کمیٹی کے ممبران کے نام تجویز کئے جائیں۔

**قاائد ایوان:-** متفقہ طور پر کمیٹی کے ممبران کے نام تجویز کرنے کے سلسلے میں ایوان کو پانچ منٹ کیلئے ملتوی کیا جائے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:-** ایوان کو پانچ منٹ کیلئے ایڈ جر ان کیا جاتا ہے۔  
(ٹھیک نوبجے ایوان کی کارروائی پانچ منٹ کیلئے ملتوی ہو گئی)  
(ایوان کی کارروائی دوبارہ ۹ بجکر پانچ منٹ پر شروع ہو گئی)

**Leader of the House:-** Mr. Speaker May I name the member of the Select Committee!

- They are :.
1. Mir. Ahmed Nawaz khan Bugti.
  2. Mir Gul Kahn Naseer.
  3. Maulana Mohd Shamusseddin.
  4. Mr. Saifullah Khan paracha.
  5. Khan abdus samad khan Achakzai.

Quorum shall be Three.

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:-** تجویز یہ ہے کہ  
مجلس منتخبہ کے ارکان حسب ذیل ہوں۔

1۔ میر احمد نواز خان بگٹی

2۔ میر گل خان نصیر

3۔ مولانا محمد شمس الدین

4۔ میاں سیف اللہ خان پراچ

5۔ خان عبدالصمد خان اچکزئی

کورم تین کا ہوگا۔

چونکہ کوئی مخالفت نہیں ہے اس لئے تجویز پاس ہو گئی اور بل مجلس منتخبہ کے حوالے کیا گیا اب مس فضیلہ عالیانی کی 8 جون 1972ء کی پیش کردہ قرارداد پر بحث ہو گی۔

**جام میر غلام قادر خان:-** پوائیٹ آف آرڈرسر!

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:-** جام صاحب اس پرسفارش تاحال نہیں ہوئی اس پر تو صرف تقریریں ہوئی تھیں۔

**Jam Mir Ghulam Qadir Khan:-** No sir. We have already

passed a resolution on 21-6-1972 and our

recommendations will be forwarded to the central

Government. It is of the same nature. I think this resolution

cannot be discussed now.

**قائد ایوان:-** جہاں تک اس ریزو لوشن کا تعلق ہے یہ پہلے کار ریزو لوشن ہے اور ایوان میں 8 جون 1972ء کو پیش ہو چکا ہے دوسری بات یہ ہے کہ اس پاس شدہ ریزو لوشن کے Contents میں فرق ہے اس نظام میں جو برائیاں پیدا ہوئی ہیں ان کو دور کرنے کیلئے کیا اقدامات کئے جائیں اس ریزو لوشن میں ان باقویں پر بحث کی جائے گی اور وہ ریزو لوشن جو آپ نے پاس کیا ہے اس میں کہا گیا تھا کہ یہ چیزیں ختم کی جائیں۔ لہذا یہ دونوں مختلف ریزو لوشن ہیں اور ان کے الفاظ میں بھی فرق ہے۔

**جام میر غلام قادر:-** میں آپ کی توجہ کلاز ۱۲ کی طرف مبذول کرتا ہوں آپ یہاں ان دونوں ریزویشنوں کے الفاظ ملاحظ فرماسکتے ہیں ممکن ہے ان کے الفاظ میں کچھ فرق ہو لیکن غرض و غایت ایک ہے کیونکہ ایک چیز کے خاتمه سے وہ تمام برا بیاں ختم ہو سکتی ہیں۔

**قائد ایوان:-** یہ غلط ہے جناب! جب یہ ریزویشن پیش کیا گیا تھا تو معزز ممبر نے خود اس پر برا اعتراض یہ کیا تھا کہ اس میں سرداریت کو ختم کرنے کیلئے کچھ نہیں کیا گیا ہے اور آج یہ کہتے ہیں کہ یہ ریزویشن دونوں ایک ہیں یا میرا حافظہ میری مد نہیں کر رہا یا معزز ممبر کا حافظہ ان کا ساتھ نہیں دے رہا بہر حال انہوں نے خود ہی کہا تھا کہ وہ ریزویشن اس مقصد کو پورا نہیں کرتا انہوں نے پوچھا تھا کہ اگر یہ نظام ختم کیا جا رہا ہے تو اس کا نعم البدل کیا ہونا چاہئے اور اس ریزویشن میں واضح الفاظ میں صرف ختم کرنے کیلئے کہا گیا تھا۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:-** اس پر اگر کوئی بولنا چاہئے تو بول سکتا ہے ویسے تقریبی تو پہلے ہو چکی ہیں۔

**قائد ایوان:-** جی ہاں اس پر پہلے کافی بحث ہو چکی ہے اس لئے میں درخواست کروں گا کہ اس کے حق میں اور مخالفت میں ایوان سے ووٹ لئے جائیں۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:-** قرارداد جو مس فضیلہ عالیانی نے پیش کی تھی وہ یہ ہے کہ "یہ اسیبلی سفارش کرتی ہے کہ بلوچستان کے سماجی ڈھانچے میں سرداریت، قبائلیت، جرگہ سسٹم اور استحصالی اقدام کی وجہ سے جو برا بیاں پیدا ہو چکی ہیں ان کو ختم کرنے کیلئے ایسے ترقی پسندانہ اقدام کئے جائیں جن سے بلوچستان کے عوام کے سماجی، معاشی اور معاشرتی طور پر آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے موقع حاصل ہو سکیں اور آئندہ چل کر استحصال سے محظوظ رہ سکیں۔"

جو اس ریزویشن کے حق میں ہے وہ "ہاں" کہیں اور جو مخالف ہوں وہ "نہ" کہیں یہ ریزویشن پاس ہو گیا اگلا ریزویشن پیش ہو۔

**میاں سیف اللہ خان پر اچھے:-** جناب اسپیکر! میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ "یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ تمام اہلیاں بلوچستان یعنی بلوچ، بروہی، پنجان، آباد شدہ پنجابی، مہاجرین اور دیگر لوگ جو مستقل طور پر بلوچستان میں آباد ہو چکے ہیں کو بلا تفریق یکساں طور پر شہری حقوق سے نوازا

جائے خصوصاً جہاں تک تعلیمی اداروں میں داخلہ، سرکاری و ضاائف اور سرکاری ملازمتوں وغیرہ کا تعلق ہے۔"

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- قرارداد یہ ہے کہ-

"یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ تمام الہمیاں بلوچستان یعنی بلوچ، بروہی، پٹھان، آباد شدہ پنجابی، مہاجرین اور دیگر لوگ جو مستقل طور پر بلوچستان میں آباد ہو چکے ہیں کو بلا تفریق یکساں طور پر شہری حقوق سے نوازا جائے خصوصاً جہاں تک تعلیمی اداروں میں داخلہ، سرکاری و ضاائف اور سرکاری ملازمتوں وغیرہ کا تعلق ہے۔"

وزیر تعلیم:- جناب! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- اس پر آپ بولیں (میاں سیف اللہ خان پر اچھے سے مخاطب ہو کر)

میاں سیف اللہ خان پر اچھے:- جناب اسپیکر! یہ ریزویشن میں نے اس ایوان میں اس لئے پیش کیا ہے کہ اس عوامی حکومت کے آنے سے پہلے دور بلوچستان کی اسمبلی کے وجود میں آنے سے پہلے بلوچستانیوں کا استھصال ہو رہا تھا۔ اس استھصال کے خاتمہ کیلئے عوامی حکومت بنی اور اسمبلی قائم ہوئی اس سلسلے میں میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی کافی تفصیلات دی تھیں اور ہمارے وزیر اعلیٰ نے بھی اس ایوان میں اس سلسلے میں اپنے خیالات پیش کئے تھے مختصرًا میں عرض کروں کہ آج تک یہ ہوتا رہا ہے کہ جو پاکستانی ہیں اور وہ بیہاں بلوچستان میں آ کر مستقل طور پر آباد ہو گئے ہیں ان کو بلوچستانی کی حیثیت سے ان کے حق سے محروم رکھا گیا ہے اس سلسلے میں میں نے ایک خط کا حوالہ بھی دیا تھا جو گورنمنٹ آف پاکستان نظری آف اسٹیٹ اینڈ فرنٹنیر ریجن سے جاری کیا گیا تھا اس کے حوالے سے میں نے کہا تھا کہ بعض ایسے لوگ ہمارے پڑو سی ملک سے تعلق رکھتے ہیں ان کو یہ حقوق دیئے گئے تھے کہ وہ بیہاں پر آ کر آباد ہوں اور بیہاں کے ملکی حقوق سے فائدہ اٹھائیں میں یہ دوبارہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایسے لوگ جو ہمارے پڑو سی ملک سے آئے ہیں ہمیں خوشی ہے اگر وہ ہمارے ملک کو اپنا ملک بنانا چاہتے ہیں پاکستانی بننا چاہتے ہیں اور بیہاں آ کر مستقل طور پر رہنا چاہتے ہیں اور چونکہ وہ مسلمان ہیں مجھے خوشی ہے آپ ایسے لوگوں کو ضرور مراعات دیں مگر جہاں تک پاکستانیوں کا تعلق ہے وہ دوسرے صوبوں سے آ کر بیہاں آباد ہو گئے ہیں یا ان مہاجرین کا تعلق

ہے جو ہندوستان سے ۱۹۷۲ء کے بعد ہجرت کر کے یہاں بلوچستان میں آئے ہیں لازمی طور پر ان کو پورے حقوق ملنے چاہئے جناب اسپیکر۔ ان مہاجرین کی قربانیوں کا سب کو علم ہے جب پاکستان بن رہا تھا تو ان مہاجرین کو اچھی طرح معلوم تھا کہ ان کا اپنا علاقہ، گھر، کاروبار اور اپنی زمینیں پاکستان کبھی نہ جاسکیں گی میں خصوصیت کے ساتھ ایسٹ پنجاب، یوپی اور سی پی کے مسلمانوں کا ذکر کر رہا ہوں جن کو یہ معلوم تھا کہ اگر پاولٹیشن ہوئی اور پاکستان بنتا تو ان کو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر پاکستان جانا ہوگا۔ ان مہاجرین نے ہر قسم کی قربانی دی جانی بھی اور مالی بھی وہ اپنی ناموس سے کھلیے صرف اس لئے کہ ہم لوگوں کو یعنی پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان والوں کو ایک آزاد ملک اور وطن ملے اور ہمیں یہ موقع ملے کہ ہم اپنے مذہب اور تہذیب و ثقافت کے مطابق زندگی بسر کر سکیں جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا یہ مہاجرین مغربی اور مشرقی پاکستان کے علاقوں میں گئے اور وہاں آباد ہو گئے ہمارا فرض تھا کہ ان لوگوں کو ہر قسم کی سہوتیں فراہم کرتے مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پہلی حکومتوں نے نہ صرف ان کو وہ حقوق نہ دیتے بلکہ درجہ سوم کا شہری قرار دیا پہلا درجہ انھیں حاصل ہے جو مقامی کہلاتے ہیں دوسرے درجے میں وہ لوگ شامل ہیں جو ۱۹۷۲ء سے قبل یہاں آ کر آباد ہوئے اور تیسرا انھیں ملا جو ۱۹۷۲ء کے بعد یہاں آئے اس تفریق سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ایسے مہاجرین کو تیسرا درجہ دیا گیا ہے میں جناب وزیر اعلیٰ اور ٹریئیشی پیشوں میں سے جنہوں نے اس مسئلے پر اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں ان کا خیر مقدم کرتا ہوں انہوں نے یہ کہا ہے کہ آئندہ ہم بلوچستان اور غیر بلوچستانی کی تفریق کریں گے اور مقامی اور غیر مقامی یا آباد کارکی تفریق کو ختم کر دیا جائے گا میں نے پہلے کبھی کہا تھا اور آج دوبارہ کہتا ہوں کہ موجودہ عوامی حکومت نے اس سلسلے میں ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا کہ ہمارا اس قسم کا استحصال ہو ویسے ریکارڈ کیلئے عرض ہے کہ میں خود امرترے بطور مہاجر آ کر بلوچستان میں آباد ہوا ہوں اور میں بھی ایسے لوگوں میں شامل ہوں میں موجودہ حکومت پر کسی قسم کا الزام نہیں لگاتا مگر میں یہ کہتا ہوں کہ چونکہ اب یہ عوامی حکومت ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ این اے پی کے منشور میں بھی یہ چیزیں درج ہیں اس لئے یہ بہترین موقعہ ہے کہ آج بجائے مخالفت کے وہ آباد کاروں کو اپنا میں تاکہ استحصال ختم ہو میں چاہتا ہوں کہ یہ کریڈٹ اس عوامی حکومت کو جائے یہ عوامی حکومت ہے اور انہوں نے اس ایوان میں اور اس ایوان کے باہر بھی مختلف بیانات دیئے ہیں کہ وہ ان برا نیوں کو ختم

کر دیں گے تو اس سے اچھا موقعہ نہیں اور کہاں مل سکتا ہے؟ اب میں مختصرًا عرض کروں کہ جہاں تک آباد کاروں کا تعلق ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا یہاں تین قسم کے آباد کار ہیں ایک تو بطور مہاجر ہندوستان سے ہجرت کر کے یہاں آئے ہیں اور جتنے بھی الزامات اور خیالات پیش کئے گئے کہ آباد کاروں نے نہیں کیا اور وہ نہیں کیا تو میں مودبانہ طریقے سے یہ کہوں گا کہ یہ اعتراضات مہاجروں پر لوگوں نہیں ہو سکتے دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو ۱۹۴۷ء سے پہلے یہاں آ کر آباد ہو گئے ہیں ان میں زیادہ ترا یسے لوگ ہیں جو انگریزوں کے ساتھ آئے یا انگریزوں کے ایڈمنیسٹریشن میں شامل رہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جتنے اعتراضات کئے گئے وہ زیادہ تر اس گروہ سے متعلق تھے مگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ ایسے لوگوں نے بھی بلوجستان کی بہت خدمت کی ہے یہاں پر تجارت، دوکانداری اور ہر قسم کے کرافٹ کا کام کیا ہے اور اس کے علاوہ ایڈمنیسٹریشن میں بھی اپنا ہنر ساتھ لے کر آئے اور بلوجستان میں تعلیم انہوں نے آ کر پھیلائی اگر ہم ان پر نکتہ چینی کرتے ہیں تو ساتھ ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے کیا کیا اچھا یا اس کی ہیں میں عرض کروں کہ یہ چیز ہر جگہ پر ہوئی ہے جب انگریز پنجاب میں آئے اور کچھ وقفے کے بعد انہوں نے وہاں یونیورسٹیاں کھولیں تو یوپی سے مسلمان آئے جنہوں نے وہاں تعلیم پھیلائی پنجاب میں ایڈمنیسٹریشن کیلئے بھی یوپی سے لوگ آئے تھے اس کے علاوہ اور علاقوں میں بھی لوگ پنجاب میں آئے اور وہاں پر تعلیم پھیلائی اور وہیں آباد ہو کر جذب ہو گئے دوسری مثال میں آپ کو فرنٹنیر کی دیتا ہوں فرنٹنیر میں بھی جب انگریز گئے اور وہاں بھی ایڈمنیسٹریشن کیلئے یوپی اور پنجاب سے لوگ گئے کیونکہ اس وقت تک اس لحاظ سے پنجاب بھی کافی حد تک سیٹ اپ ہو چکا تھا۔ اور اس طرح سے پشاور یونیورسٹی اور دوسرے ادارے زیادہ تر یہی لوگ چلاتے تھے وہ لوگ بھی وہاں آباد ہو کر وہاں کی آبادی میں جذب ہو گئے اور یہ لازمی بات ہے کہ جب ہمارے صوبے نے ترقی کرنی تھی تو یہ تاریخی واقعہ یہاں پر بھی ہوا یہاں پر بھی ہم لوگوں کو وہ قدم اٹھانا چاہئے جو پنجاب اور فرنٹنیر میں ہوا یہ کوئی ایسی بات نہیں یہ تاریخی واقعہ ہے اور جب بھی ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں تو ایسے آباد کار آ جاتے ہیں میرے محترم دوست خان عبدالصمد خان نے چند ایسے حضرات کا ذکر کیا کہ انہوں نے بڑی اعلیٰ تعلیم پائی اور جب بلوجستان میں آئے تو ان کو نوکریوں سے محروم رکھا گیا یہ بڑے افسوس کی بات ہے مگر یہ پالیسی انگریزوں کی تھی۔ انگریز یہ نہیں چاہتے تھے کہ پڑھے لکھے آدمی

بیہاں آکر آزادی کے نجج بوئیں حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے ایسے سینٹر افسر جیسے حاجی محمد صدیق مری جو گریجویٹ نہ تھے یا عبدالکریم خان الکوزی اور ان کی طرح اور بھی افراد ہیں زیادہ تر میٹرک تھے تو یہ لوگ زیادہ تر ای اسی اور تحصیلدار کی پوسٹوں پر تھے دراصل انگریز یہ نہیں چاہتے تھے کہ علی گڑھ یونیورسٹی سے پڑھا ہوا کوئی شخص یا کوئی شخص پسندانہ خیالات رکھنے والا آدمی بلوجستان کے ایڈمنیسٹریشن میں گھس کر آزادی کے جراشیم پھیلائے اور اس طرح ان کیلئے تکلیف کا باعث بنے میرے محترم دوست نے جو مثال پیش کی تھی میرے خیال میں وہ اس پہلو سے متعلق تھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ غلط ہے کہ انگریز ایک خاص طبقے کو اوپر لانا چاہتے تھے ہمیں معلوم ہے کہ انگریزوں کے زمانے میں سرداروں اور اسٹیٹ روئرز کو ہر قسم کی مراعات دی جاتی تھیں۔ ان کے رشتہ داروں کو اعلیٰ تعلیم دی جاتی تھی اور آرمی میں ان کو کمیشن بھی ملتے تھے اگر اس وقت ہمارے بڑے سردار صاحبان اور اسٹیٹ روئرز چاہتے کہ ان لوگوں کو تعلیم ملے مجھے یقین ہے کہ شاید وہ ایسے لوگوں کو اجازت دیتے کہ جن کے بارے میں یہ تسلی تھی کہ وہ انگریزوں کے خلاف نہیں جائیں گے۔ اس کے بعد میرے محترم دوست میر احمد نواز بگٹی صاحب نے بھی ڈویسائیل پر نکتہ چینی کی انہوں نے فرمایا کہ ہماری تحریک جمہوریت میں آباد کاروں نے حصہ نہیں لیا میں یہ عرض کروں کہ جس چیز کو وہ تحریک جمہوریت کہتے ہیں ان کے ساتھ کی بلوچ کی بروہی اور تقریباً تمام پٹھان قبائل نے ان کا ساتھ نہیں دیا اگر جمالی، جو گیزتی اور اورکرنی قبائل نے ان کا ساتھ نہیں دیا تو آپ کا یہ الزم سب پر لا گو ہونا چاہئے آپ صرف آباد کاروں پر یہ الزم نہیں لگاتے میرے محترم دوست یہ بھی جانتے ہیں کہ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے جو تکلیفیں آپ لوگوں کو دی گئیں میں نے ان کا کبھی بھی ساتھ نہیں دیا اور ہمیشہ اس کی مخالفت کی اور مجھ سے جو کچھ ہو سکتا تھا وہ حالات کے مطابق وہاں پر میں نے کوشش کی تھی اور اسی طرح نیپ کی پارٹی میں اس وقت بھی ایسے آباد کاران کے ساتھ تھے جو کہ ایوب خان کے خلاف بھی کام کرتے رہے ہیں جیسا کہ خنی صاحب اور زمرہ صاحب ہیں یہ آباد کار لوگ ہی ہیں اور یہ ان کے ساتھ تھے یہ کہنا کہ تمام آباد کاران کے ساتھ نہیں تھیاں کے بارے میں میں نے دلیل پیش کی ہے کہ بلوجستان میں صرف یہ تین یا چار قبائل تھے باقی قبائل نے ساتھ کیوں نہیں دیا اور اگر اعتراض کرنا ہی ہے تو پھر سب پر ہونا چاہئے صرف ایک کمیونٹی کو مورد الزم نہیں ظہرا ناچاہئے جہاں تک دوسرے اعتراض کا تعلق

ہے کہ بعض افراد نے بگس ٹھوکیٹ لئے ہیں یہ بُرے کام ہوتے رہتے ہیں اور میں بُرے کام کو اچھا نہیں کہوں گا میرے پاس ایسے بگس ٹھوکیٹ لینے والوں کیلئے کوئی ہمدردی نہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جنہوں نے غلط طریقے سے ڈو میسائل ٹھوکیٹ لئے ہیں آپ یہ دیکھیں گے کہ میں آپ کے پاس کبھی بھی نہ آؤں گا اور نہ کہوں گا کہ انہوں نے بگس ٹھوکیٹ لئے ہیں اور آپ براہ مہربانی انہیں چھوڑ دیں مگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ اگر آپ چاہئے کہ تحقیقات کی جائے تو پھر تمام لوگوں کی تحقیقات کریں سب کو دیں جیسا کہ سردار عطاء اللہ صاحب مینگل نے میرے ساتھ بات Identification Cards کرتے ہوئے کہا کہ صدر بھٹو صاحب کا بھی یہ خیال ہے کہ تمام پاکستان میں ایسا کیا جائے جیسا کہ ایران میں ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہو گا یہ بڑی اچھی تجویز ہے مگر ایک بات ضرور کہوں گا کہ جھوٹے ڈو میسائل ٹھوکیٹ لینے کی بیماری میں ہم سب بتلا ہیں میرے نوٹس میں فلات ڈویژن کا ایسا کیس بھی آیا ہے جس میں بعض سرداروں نے ایسے آبادکاروں کے بچوں کو (Adopt) کیا اور Adoption Pagers پر دستخط کئے جنہوں نے بلوجتن نے ایک دن بھی نہیں گزارا اور یہ محض کسی افسرو خوش کرنے کیلئے اس کے بیٹے یا رشتہ دار کو سردار نے Adoption Pagers تاون کے مطابق دستخط کئے تاکہ اس کو کوئی ناجائز فائدہ مل سکے اگر ناجائز طریقے سے ڈو میسائل دیئے گئے تو اس میں ہم سب شامل تھے جب ہم سفارش کرتے تھے تو غلط سفارش کرتے تھے کسی کو فائدہ پہنچانے کیلئے ایسا کرتے تھے ہماری سفارش کے بغیر ڈو میسائل ٹھوکیٹ نہیں دیئے گئے اس میں چاہئے مقامی سردار ہوں چاہئے آبادکاراں گناہ میں سب شامل ہیں آخر میں میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے نوٹ فرمایا کہ میں نے ایک خط کا حوالہ دیا تھا جو ۱۹۶۶ء کا ہے اور حکومت مغربی پاکستان مکمل سرو مزاید جزل ایڈمنیسٹریشن سے متعلق تھا اس میں تین قسم کی کیلیگری بنائی گئی تھیں ۱۹۷۲ء سے پہلے آنے والوں کیلئے خاص گنجائش رکھی گئی ایک طرف تو قابلی ہیں اور دوسری طرف آبادکار ہیں اور یہاں پر آبادکاروں کے پھر دو لوگوں کے کردیئے گئے ایک ۱۹۷۲ء سے پہلے کے اور دوسرے ۱۹۷۲ء کے بعد کے یہ کیوں کیا گیا؟ اس لئے کہ وہاں ایسے افسر موجود تھے جو یہ چاہتے تھے کہ ان کو اور ان کے رشتہ داروں کا فائدہ پہنچے اور مقابلے میں مہاجریں کا حق مارا جائے ۱۹۷۲ء کے بعد والوں میں زیادہ تر مہاجرین اور بعد کے لوگ جو آباد ہوئے وہ آتے ہیں ان کو درجہ سوٹم دیا گیا اور

کہا گیا کہ پہلے درجہ اول کو ترجیح دی جائے اس کے بعد درجہ دوم کو اور اگر خدا غواستہ کوئی چیز رہ جائے تو پھر درجہ سوم کو دیا جائے یہ چیزیں ریکارڈ میں پڑی ہیں آپ دیکھ لیں کہ ایسے افسران چاہے فرٹنیس سے تعلق رکھتے تھے چاہئے پنجاب سے یا کسی اور صوبے سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ایسا کیا تھا میں کہتا ہوں کہ جب کہ ہماری عوامی حکومت آگئی ہے اور ہمارا صوبہ بن گیا ہے اور اب جب کہ ہمارے محترم وزیر اعلیٰ یہ فرماتے ہیں کہ ہم اس قسم کی سب برا ہیوں کو دور کرنا چاہتے ہیں اور اس تفہیق کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور آئندہ ہم صرف بلوچستانی اور غیر بلوچستانی کا فرق رکھنا چاہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہترین موقع ہے اگر آپ کو میری قرارداد کے الفاظ پسند نہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ اس کو کسی اور مشکل میں آنا چاہئے تو آپ بے شک اسے اپنے طور سے لاٹیں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ یہ کریڈٹ ہماری عوامی حکومت کو جائے اور چاہتا ہوں کہ آپ کے منشور میں جو کچھ لکھا ہے اس پر عمل کیا جائے تاکہ اس استھصال کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہو جائے شکر یہ۔

جامع میر غلام قادر خان:- جناب اسٹاکر! میں نے جناب سیف اللہ صاحب کے ریزو لیوشن کو پڑھا میرے خیال میں ریزو لیوشن ایسی چیز نہیں کہ ایوان میں آنے کے بعد اس پر جلدی سے کوئی فصلہ کیا جائے سیف اللہ صاحب نے کہا ہے کہ باہر کے ممالک کے لوگ مسلمان ہیں اور ہم بھی مسلمان ہیں اور اگر کوئی مسلمان ہمارے ہاں آئے اور فلاج و بہبود کا کام کرنا چاہتا ہو اور یہاں پر رہنا چاہتا ہو تو ہم انہیں یہاں پر اجازت دیں لیکن میرے خیال میں ایسے بہت سے مسلم ممالک ہیں جہاں پاکستانیوں کو مسلمان ہوتے ہوئے بھی وہاں کی قومیت نہیں ملتی اور یہ ان کے اپنے تقاضے ہیں جہاں تک ہمارے ملک کا تعلق ہے اور ہماری حکومت نے اس چیز کی یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم اس فرق کو مٹا دیں گے تو ہمیں اس چیز کا انتظار کرنا چاہئے کہ ہماری حکومت اس سلسلے میں کوئی تجویز ہمارے سامنے لا تی ہے اور جہاں تک حق تلفی کی بات ہے اور انگریزوں کا سوال ہے تو انگریزوں کے اپنے مقاصد تھے (انگریز چلے گئے) اور اب پچھس سال کے بعد بھی اگر ہم نے انگریزوں جیسا روایہ اختیار کیا تو یہ ٹھیک نہیں ہوگا اور ایک آزاد ملک میں رہتے ہوئے ہم کو یہ سوچنا چاہئے کہ ہم نے کیا کیا ہے میرے معزز ساتھی بھی اس بات سے اتفاق کریں گے کہ بلوچستان کے عوام کو ہر صورت میں دیدہ دانستہ اپنے ہی مسلمانوں نے ان کے حقوق سے محروم رکھا ہے

چاہئے وہ سروں کے معاملے میں ہو یا تعلیم کے سلسلے میں ہو اور جیسا کہ میں نے بجٹ تقریر میں بھی کہا تھا کہ بلوچستان میں جوا فسaran آئے تو انہوں نے یہاں کے لوگوں کو نظر انداز کر دیا کیونکہ لا ہور سے ایک لشکر لا یا گیا تھا حالانکہ معمولی کام جو ہم لوگ بھی کر سکتے تھے ان کے لئے بھی باہر سے آدمی لائے گئے چیف سیکرٹری، سیکرٹری ڈیلوپمنٹ کمشنز وغیرہ جیسے عہدے یقیناً بڑے عہدے تھے مانا کہ ہم ان بڑے بڑے عہدوں کے اہل نہ تھے مگر ست مرتبہ ہے کہ معمولی، معمولی عہدوں کیلئے بھی لوگ باہر سے لائے گئے یہاں تک کہ چلم بھرنے والے تک لائے گئے ایک پاکستانی کی حیثیت سے ہمیں اس طرف توجہ ضرور دینی چاہئے تھی کہ ایک علاقے کے حقوق اور تقاضے کیا ہیں اور وقت کا تقاضا کیا ہے لیکن اس طرف یقیناً توجہ نہیں دی گئی ڈویسائیں سٹیکلیٹ کے متعلق ذکر ہوا کہ ایک سردار نے کسی لڑکے کو Adopt کیا تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ کیوں ہوا اگر وہ سردار کسی کی خوشامد نہ کرتا تو اس کیلئے کوئی مصیبت یا آفت تھی؟ لیکن اس کے لئے اس کے علاوہ کوئی دوسری صورت نہیں تھی یہ وقت کا تقاضا تھا اور کچھ مجبوریاں تھیں جس کی بناء پر ایسا ہوا تو ان چیزوں کو ہم نے بڑے غور اور سنجیدگی سے دیکھنا ہے ہم سب پاکستانی ہیں ہم سب کا ایک مستقبل ہے لیکن ان آنے والے لوگوں کو یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ انہوں نے بلوچستان میں کس چیز کی حفاظت کی ہے مجھے امید ہے کہ موجودہ حکومت ان مسائل پر سنجیدگی سے غور کرے گی جو شخص جس علاقے میں رہنا ہے اس کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں ہونا چاہئے لیکن افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ پچیس سال گزرنے کے باوجود بھی لوگ اپنے آپ کو مہاجر کہتے ہیں اور یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے جن لوگوں نے پاکستان کو Adopt کیا اور یہاں پر آئے اور اس علاقے کو اپنا مستقل گھر سمجھا اور اس کے نفع و نقصان میں شامل ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ حکومت ان کے حقوق کا تحفظ نہ کرے مجھے امید ہے کہ حکومت ایسی پالیسی بنائے گی جس سے کسی فرد کی بے جا حق تلفی نہ ہوان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریختم کرتا ہوں۔

**مولوی صالح محمد وزیر اوقاف:- آعوذ بالله من الشیطون الرجيم طبسم الله**

**الرحمن الرحيم طب واعتصموا بحبل الله جمیعاً ولاتفرقوا ط**

الله جل شانه فرمائی چی تاسو پہ یوہ دین پوری لاس وینسی او تفرق بیخی پریز دئی -

میان سیف اللہ صاحب چی کوم قرارداد پیش کرئے دئے دابہ ترددیہ حدہ صحیح وی او

کیدائی سی چی ترڈیره حده نه وی صحیح - تصویب دجالا کید وغرض وغايت دادے چی  
ددے ھای خلگو ته، پقول دمیان سیف الله صاحب ھم، به پرنورو خلگو یاته ترجیح  
ورکول کیڑی او بیا به وہغو خلگو ته په ترجیعی نظر کتل کیڑی کوم چی ترکال ۱۹۴۷  
ورسته راغلو خلگو یعنی مهاجرو ته په ترجیعی سترا گه کیڑی

پاکستان چی پر کوم اصول یانظریه جوڑ سوئے وو چونکه پر هغه باندی و پاکستان بانیانو  
عمل ونکڑی کوم چی اخلاقی اصول وو هغه نظریه دانه وو چی ددوئی به دلته دانگریز  
قانون نافذہ وی یا لہ خپلی رائی دکوم قانون جوڑولوپس به ئے دلته خور وی دکومی نظری  
تحت چی پاکستان جوڑ سو او یا هندوستان تقسیم سو یا مهاجر وو دے نوی جوڑ سوی  
اسلامی سلطنت ته هجرت راوکڑی نوله هغه ُخخه هغه وخت ددامید کیدئے چی دلته به  
صحیح اسلامی نظام راوستل سی نه دا چی نوم خربھ ئے داسلام وی اور عمل به نه وی  
ورسره لکھ نن صبا چی ئے موڑ وینو چی له تیرو ۲۴ کلو راعسی داسلام صرف تشن نوم  
راچلو ولیکن عملاً داسلام دپاره هیج نه کوو۔

انگریزان چی ُھ وخت زموژ لہ ملکہ تله نوھغه وخت دوئی دقبائلیت، جرگے اور  
سرداری په شکل کشی داسی زھر ولته و پاشل چی هغه اوں دا اجازت نه ورکوی چی  
پردے صوبه کشی دی دبل صوبے سڑے پاٹه سی کہ چیری په دے ملک کشی جمهوریت  
یا اسلامی نظام له تیرو ۲۴ کلو نافذ وائی نومیان سیف الله صاحب حق درلود چی  
دمهاجر و دپاره ئے حقوقو غوشتنہ کڑے وائی زه خوایم چی صحیح اسلامی مملکت  
کشی دمهاجر حق برهم چازیات وی لیکن چونکه بانیان پاکستان یعنی مسلم لیگیانو  
نظریه پاکستان شاته کڑھ نوله دے کبله هغه دانگریزانو تور قانون تر نن پوری راچلیزی لہ  
دے سبب گله کول بے ھایه خبره ده دغیریانو چی کوم استحصال تر نن ورھی پوری  
سوئے دئے هغه صرف داسلام نه راوستو په وجہ سوئے دئے ُھ وخت چی په یوہ ملک  
کشی شریعت محمدی نه وی نوھلته سود ھم عام وی، شراب خوری ھم وی او دغلا

مخنیوئے ہم نہ سی کیدائی -

کوم استحصال چی په دے ۲۴ کله کشی دغربا وو سوئے دئے زما په خیال انگریزانو بہ په  
خپل دوه سوہ کلن دور کشی ددے ہائی دھو سیدونکو دومره استحصال نہ وی کڑئی  
دانگریزانو په دور کشی مسلمانانو دین ته داسی شانه وہ گرزولی لکه ددے اسلامی ملک  
جوڑیدو بعد - په هغه زمانہ کشی مسلمانانو په دومره لویہ پیمانہ شراب نہ ہُشل لکه نن  
چی ہُشل کیڑی بلکه گرسره چانہ پیژنڈل په هغه زمانہ کشی شراب ہُشونکی صرف  
غیر مسلم یعنی ہندوان او انگریزان وو۔ ہم داراز نور منشیات ہم دمسلمانانو دپارہ  
ممنوع وو لیکن چی پاکستان جوڑ سونو دھر شی جواز پکشی پیدا سو او ہر حرام  
پکشی رواسو۔

لکه میان سیف اللہ صاحب چی و فرمائل نوبوگس سرٹیفیکٹونہ خو بیخی ڈیر جوڑ کڑل  
سوی دی درے کسان خوماتہ معلوم دی چی ددوئی ددے ہائی په سرٹیفیکٹو باندی  
دبلوچستان پر وظیفو باندی ڈاکٹری و کڑلہ او نن پنجاب ته ولاڑہ نوکہ زموڑ آباد کار  
ورو نظرہ دخپل اغراضو دترسرہ کولو دپارہ دلتہ راحی نو دا بالکل غلطہ خبرہ ده۔

بنگال لہ موڑ ہُخہ ولی بیل سو او نن ولی دومره په ضد سو چی گرسره پر ہان  
(اسلامی جمہوریہ) ٹکئے لانہ پریزدی نو ددئے اصل سبب دادے چی موڑ دپاکستان  
ونظرئے ته شا ور ہُر مہ کڑھ کئی په اصل کشی بنگالیان ڈیر سر چی او محب وطن  
مسلمانان وو نوزہ وايم کئے په دے باقی ملک کشی لا ہم اسلام راونہ وستئی او دعسی  
ظلم روان وو نو بنگال خو دادئے ولاڑئے داسیمہ به مو ہم خدا خواستہ لہ گوتو ووزی۔  
میر شاہ نواز خان شالیانی:- پوائنٹ آف آرڈر! مولانا صاحب جو تقریر کر رہے ہیں وہ پشتو میں ہے

ہم تو اس کے سمجھنے سے رہے تو دوسروں کیلئے بھی یہی کہو گا۔

ع کچھ نہ سمجھنے خدا کرے کوئی

لیکن شاید میرے ساتھ جام صاحب پشتو سمجھ رہے ہیں لہذا میں ان کی تقریر کے بعد اس کا ترجمہ جام

صاحب سے سمجھا لوں گا۔

وزیر اوقاف:- شالیانی صاحب! جمہوریت میں ایک آدمی کی بات نہیں چلے گی ہمارے بس میں جو بات ہو گی وہ ہم کریں گے شراب ہم انشاء اللہ بندا کریں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا)

ہم سے جو ممکن ہے وہ ہم کرتے ہیں جو بات ہمارے امکان سے باہر ہے اس کیلئے ہم معذور و مجبور ہیں۔

اللہ جل و شانہ فرماتے ہیں (وَأَعْتَصِمُ بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا) یعنی زما ددین

راسی پہ گڈھ و نیسائی او یو لہ بلہ مہ بیلیزی مخکش خدائی پاک وائی (وَإِن تَنَازَّ عَنْهُمْ فِي

شَيْءٍ فَرُدُّهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ط) یعنی کہ ستا سو پہ میان کشی پر یو شی جگڑہ راغلا نا

تاسو هغہ وخت دالله تعالیٰ او رسول اللہ و قانون تھے رجوع و کڑی چی نن پہ سکولو کشی

چونکہ دینی تعلیم نستہ دانگریزی تعلیم ہخھ فارغہ سوی خلگ چی دفتر و تھے راسی نو

ھغہ ہم رشونو تھے اخلى او ہم ظلم و یہ ایمانیانی کوی - زموز دملک دتباهی یولہ بلہ وجہ

سیاسی رشوتونہ و رکول دی یعنی کہ بہ چیری ہوک پہ مخکشی حکومتو کشی پہ

ملازمتو کشی لگیدل نو ھغہ بہ ہم دیوے قبیلے دمشرا او سردار سڑی پہ دے وجہ لگول

کیدئی چی ھغہ دحکومت خلاف ژغ او چت نہ کڑی او کہ بہ یو سیکم چیری منظور

سو نو ھغہ بہ ہم دھغہ دقم بہ دھغہ سردار حوالہ سو یا بہ ھغہ افسرو دہ سر نیمے کڑئی دا

راز بہ دھغہ سردار یا خان قوم غریب پاٹہ سو او دہ بہ مزئی کولے تاسو لز فکر و کڑئی زہ

حیران یم چی داتیر او س ہنگہ حکومتو نہ وو ہنگہ ئے انتظام وو پہ تیر حکومت کشی

دپنجاب یو ملازم وو کوم چی دلتہ کار کوئے نوم ئے زہ نہ اخلم دھغہ تنخواہ ۱۵۰ وو خو

دئی دوے بنگلے درلو دے کومی چی زما دکور پہ آخوا دی دابنگلے دہ پہ اویاز رور

و پوجوڑی کڑے وے - داسٹئے او س پنجاب لہ ولاڑیے نو تاسو لز پام و کڑی چی آیا داسی

ہم کلہ سویدی چی دیوچا تنخوا دی ۱۵۰ روپی وی او پہ اویاز رہ وی بنگلے جوڑی کری

لہ دئے علاوہ نور ہم داسی مثالو نہ ستہ چی نوکری دپارہ دلتہ راسی اور بیر تھے پنجاب لہ

خیال نه لری هuge بالکل داحق نه لری چی دلته نوکری و کڑی لژ خو و گورئی دنیسئی  
صاحب کمپنی ته په دے کشی به تاسو یو سڑی هم داسی لوکل لکڑی پیدا چی هuge ته  
دی دبنگلے موڑ او ڈاکٹر وغیره سهولیات میسر وی په دے کمپنی کشی پنھلس شل  
داسی افسران سته چی دهغوناخوا دپنھو سوو ہخھه ئے واخليه تر درو ہلوروزر پوری دی  
نو داٹول خلگ هندوستانیان وی لیکن له کمپنی / دباندی خواری ومشقت یا خوئے  
پشتون کوی او یا بلوُح، مثلاً گوٹو نه صفا کول ویٹی کشول او کولنگان وبیچے وہل  
وغیره افسران صاحبان په سڑو او خنکو بنگلو کشی ناست دی حکمونه چلوی - نو  
داراز خلگ پر موژ هیچ حق نه لری داھکه چی دوئی موژ دھان برابر نه گنڑی نو موژ  
ددوئی ہنگه وی ونزوہ وبولو الله جل شانه فرمائی (وَإِن تَنَّأَّرْعَمْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُّؤْتُمْ إِلَيَّ اللَّهِ  
وَرَسُولِهِ ط) یعنی که ستا سو په میان کشی پریوه شی جگڑه راغلا نا تاسو هuge معامله  
دخدائی او دھغه درسول ﷺ په وڑاندی یوسیئی - لیکن موژ دادئ وینو چی دجگڑے په  
وخت چی موژ عدالت ته رجوع کڑو نو هلتہ معامله و کیلان په لاس کشی واخلي او  
ظاهره خبره ده چی و کیلان په انگریزی قانون کشی مظلوم ظالم ثابت کڑی او ظالم  
مظلوم - داراز چی هر و کیل ڈیر چالاک وی او ڈیری مقدمے و خلگوته پخپلو دروغو  
وروگٹی نو هuge و کیل بیا حکومت جج جوڑ کڑی نا تاسو اندازه ولگوی چی له دا جج  
ہخھه به خلگ دعدل و دانصاف ہھ هیله و کڑی قصاص په قرآن ثابت حکم دئے او دا  
دژوند دپاره دئے چی قاتل و مقتول په بدل کشی مڑ کڑی نو به امن و امان وی مثلاً که  
دغلام نبی مری په بدل کشی و هuge قاتل و ڈل سوئے وائی نو به ملک عبدالصادق خان یے

همداراز شاهنواز صاحب او جام صاحب و شرابوته کومه چی جزوی مسئله دومره اهمیت ورکوی دغه شان عصمت فروشی وغیره سواو اصل شے پریژدی لکه اسلام.

تاسو و گوری تارک الصلة ڈیر گنگاروی او وارچه هلک بالغ سی پر غہ لمونخ فرض سی  
کہ خواروی کہ وڈائی دی کہ باچاوی کہ گدائی وی لمونخ پر ٹولو فرض دئے دلمانخ  
پس پر سڑی روزہ فرض سی له روژے پس کہ سڑی مالداره وی نوزگواہ او حج پر سڑی  
فرض سی۔

**جام میر غلام قادر خان:-** جناب! آزیبل منظر موضوع سے ہٹ رہے ہیں انہیں ریلوینٹ رہتے  
کی ہدایت کریں وہ بالکل غیر ضروری باتیں کر رہے ہیں ریزو لیشن کچھ ہے اور وہ کچھ بول رہے ہیں۔  
**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:-** جام صاحب! آپ "ہیٹر ہیٹر" کر کے مولوی صاحب کی تائید تو کر رہے تھے۔

**وزیر اوقاف:-** مطلب دا کہ پہ صحیح معنے سره اسلام پہ ملک کشی رائج سی نوبیا  
له سره داسوال نہ پیدا کری چہ دایوہ صوبہ ده یا دابلہ صوبہ ده بیابہ گڑی خبری سمی  
سی مژته داٹولی خبری لکھ صوبائیت او قبائلت انگریزانور اشوولی دی کوم چی ده قرآن  
سراسر خلاف دی ده غریبانو استحصال چاکڑی دی؟ ہغہ طبقہ اور مژٹولو ته معلومہ ده  
مژپہ صوبہ کشی مخکشی تعلیم نه وو آباد کاران چہ سہ وخت له انگریزانو سره  
بلوچستان ته راغله نوئے دلته انگریزی تعلیم خپور کڑی نن دوئی و مژته استحساناً وائی

چہ مژتاسو تھے صحیح تعلیم و رکڑے دئے دوئی وہ مژته سہ تعلیم را کڑی دی؟ ہغہ دا  
اوصرف داچہ دیدے زئے پشتون او بلوجئے لامہ پہ رشوت اخیستو آمختہ کڑی نن به  
سلوکشی صرف پئتحہ کسان لدیگناہ خلاص دی باقی ۹۵ ٹول پدے مصیبت  
گرفتار دی نوزہ وايم چہ دامر ض له دوئے سخہ مژته راغلی دی مطلب داچہ ددوئے پہ  
تعلیم زموڑ اصلاح نه ده سوئے بلکہ موڑ کردار نویہ خراب سو نو دے تعلیم وہ موڑ ته ده  
فائڈے پرزائے موڑ تھے نقصان را ورہ سوئے نومطلب می دادی کہ زموڑ صوبہ خوشحالہ  
غواڑہ نوباید چہ موڑ دلته دینی تعلیم عام کڑو له دی علاوہ موڑ کوشش کوو چہ دامسئله  
ختم کڑو او دیدی زائے وسیدونکی صرف پہ بلوچستانی او غیر بلوچستانی و بولو او ملکی  
و غیر ملکی نومونہ پریزدو۔ موڑلہ چاسرہ ده بد کولوارادہ نه لرو بد و تھ خدائی پخپله

ور پر پیشوے۔ اود قیامت پہ ورز ہم خدائے وہ غہ ته دہ عمل مطابق جزا ور کوی نن کہ ئے  
موڑ ور کو وهم پقدر خپل عمل یہ ور کوو (وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ  
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) کہ سے ذرہ نیکی کڑی دے کہ ئے ذرہ بدی کڑے وی دہ هغہ جزا به هغہ  
سڑی ووینی ظلم لہ ہیچ اسرہ نہ کیزی۔ شکریہ

**خان عبدالصمد خان اچھزئی:-** جناب اسپیکر صاحب! جو مسئلہ ایوان کے سامنے پیش ہے اس پر گفتگو  
کرنے سے پیشتر میں اس ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں اور اپنی طرف سے اس پر سخت احتجاج کرتا ہوں  
کہ مولانا صاحب نے جو مذہبی باتیں کیں۔ ان میں ایک بات یہ بھی تھی۔ کہ عصمت فروشی اور شراب  
فروعی مسائل ہیں۔ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنِ الْشَّيْطَنِ الرَّجُمِ اگر عصمت فروشی اور شراب فروعی چیزیں ہو جائیں  
تو پھر اسلام کا اس ملک میں خاتمه ہو جائے گا۔

**وزیر تعلیم:-** جناب! یہاں ریزو ولیوشن پر بات ہو رہی ہے۔ شریعت کا معاملہ زیر بحث نہیں ہے۔  
**خان عبدالصمد خان اچھزئی:-** میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اسلام کی تعلیمات متعلق قصد آیا غلطی  
سے کوئی اتنی بڑی جسارت کرے۔ قومیں اس کی تردید کروں۔ چاہے وہ مولوی صاحب ہی کیوں نہ ہوں  
**وزیر اوقاف:-** شاہنواز صاحب نے مجھ سے شراب کے بارے میں پوچھا اور میں نے ان سے کہہ  
دیا کہ شراب حرام ہے۔

**خان عبدالصمد خان اچھزئی:-** اصل مسئلہ کے متعلق میرے خیالات گزشتہ پچاس سال سے بلوجستان  
کے لوگوں کے سامنے ہیں۔ جہاں تک بلوجستان کے لوگوں کی حق تلفیوں کا تعلق ہے محرومیوں کا تعلق ہے  
ہم نے اور ہمارے ساتھ ہزاروں آدمیوں نے اس کے خلاف باقاعدہ تحریک چلانی جس کی مختلف  
شاخیں اور وفات تھے اور ہم نے ہر طرح سے اس کا مقابلہ کیا لیکن آج حالات بدل گئے ہیں جیسے انگریزوں  
کی حکومت یہاں سے ختم ہوئی اسی طرح بیرونی لوگوں کا تسلط بھی یہاں سے ختم ہوا اب جو کچھ اس صوبے  
میں ہو گا وہ یہاں کے منتخب نمائندوں کے حکم سے ہو گا۔ اس لئے ہماری شکایات کا رخ اب بیرونی  
جماعتوں اور بیرونی جماعتوں سے پھر کر مولانا صاحب کی حکومت کی طرف ہے۔ اب جو ہماری حق تلفی  
ہو گی وہ ان کی شراکت یا ان کی چشم پوشی کے سوانحیں ہو گی اب جس طرح ہم انگریزوں کے حکمران طبقہ کو

بھول گئے ہیں اور انگریز قوم کے ساتھ ہماری کوئی مخاصمت نہیں رہی کیونکہ انگریز اس وقت ہم پر مسلط نہیں ہے اسی طرح کوئی دوسری قوم بھی اس وقت ہم پر مسلط نہیں ہے آج کسی پنجابی، کسی مہاجر، کسی سندھی، کسی فرنٹنر کے آدمی کے بس میں یہ نہیں ہے کہ وہ مجھے کسی چیز سے محروم کر سکے وہ خود اپنے راشن تک کے لئے ہمارے وزیر بادتیہ کے فیصلے کا محتاج ہے اپنی تعلیم اور نوکری کیلئے بھی ہمارے منتخب نمائندوں کے فیصلوں کا محتاج ہے اس لئے اب یہ باتیں بعد ازاں وقت ہیں کہ فلاں نے کیا اور کیا نہیں کیا اب سوال یہ ہے کہ بلوجہستان میں جو کچھ پرانی میراث، کچھ عادات اور کچھ شور و شغف کا شوق ہمیں ملا ہے اس کو ختم کرنا چاہئے اس بات کے اب کوئی معنی نہیں ہیں کہ ہم شور مچائیں کہ نان لوکل آدمی یوں کرتے ہیں اور یوں کرتے ہیں اور نہ اس کے یہ معنی ہیں کہ مجھے حق ملایا نہیں ملا اور یہ میرا حق ہے یا نہیں ہے اب ہمیں ملک کے اس صوبے کے قانون پر تو ضرور بھگڑنا ہوگا ایک دوسرے کا بتانا ہوگا کہ تم قانون کی فلاں شق کے خلاف گئے ہو اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ بھگڑے اور کھینچاتا نی اس وقت تک ہوتے رہیں گے جب تک کہ یہ ملک اور یہ صوبہ اس قدر آسودہ ہوتا ہے کہ ہر آدمی کو رزق کی ذمہ داری خدا کے خلیفہ کی حیثیت سے یہاں کے لوگ پوری کریں گے جس ملک میں اور جس عہدہ میں کسی چیز کا قحط ہوتا ہے وہاں اس چیز پر کھینچاتا نی بدامنی اور حکم پیل لازمی ہوتا ہے اگر آپ لوگ دنیا کے بڑے بڑے قحطوں کا ریکارڈ دیکھیں تو وہاں انسانوں نے بڑے بڑے شرمناک کردار کا مظاہرہ کیا ہے باپ نے بیٹے کو دھکا دے کر اس کے ہاتھ سے ایک لقمہ روٹی کا چھینا ہے بہن نے بھائی کو دھوکا دیا ہے اور ماں نے بیٹے کو فروخت کیا ہے اور ہمارے ملک میں ایک چیز کا نہیں ہے ہر چیز کا قحط ہے رزق، زر، تعلیم اور انسانیت کا قحط ہے اس لئے یہ قدرتی بات ہے کہ ہم غیر ملکی کو تو چھوڑ دیئے کہ جس کو پہلے ہم غیر ملکی کہتے تھے اور اب آباد کار کہنا یا کھلانا چاہتے ہیں خود پڑھان اور بلوج، پڑھان اور پڑھان۔ اور بلوج اور بلوج ہر وقت لڑتے ہیں اور آئندہ بھی لڑتے رہیں گے:-

- ☆ روٹی کے نکڑوں کیلئے
- ☆ تعلیم کے موقع کیلئے
- ☆ عزت کی کرسیوں کیلئے

اور جب تک یہ چیزیں وافر مقدار میں نہیں ہوتیں ہم ان سے بے نیاز نہیں ہو سکتے اور ہمارے درمیان یہ

کھینچاتا نی قائم رہے گی اس شور و شر کی بڑی وجہ تھی ہے میں اپنے بچے کو کوئی رعایت دلانے کیلئے یہ بہانہ بناتا ہوں کہ میں ایک پٹھان ہوں اور میاں سیف اللہ پنجابی ہے اس لئے میرے بچے کو وہ حقوق مل جائیں اگلا آکر کہتا ہے کہ صاحب یہ تو کوئی بات ہی نہیں میری عمر چونکہ کم ہے اور اس کی عمر زیادہ ہے اور یہ بہانہ زیادہ موزوں ہے تیرا آتا ہے کہ بھتی میٹر ک کامتحان جو ہم نے پندرہ سال پہلے دیا تھا اس میں میرے نمبر اس سے زیادہ تھے۔ اس لئے میرا استحقاق زیادہ ہے اور یہ سب ایک روٹی کے ٹکڑے کو حاصل کرنے کیلئے مجبور ہوتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ مولانا صاحب نے کہا کہ یہاں قانون ہے اس مک میں مختلف صوبے ہیں مختلف لکیریں کھینچی گئی ہیں ان کو ہم نے مٹانا ہے اور غالباً ان کے پیدا کرنے کا ایک بڑا سبب یہ تھا کہ رزق کے محدود ذرائع محدود لوگوں میں تقسیم ہو سکیں تاکہ وہ زیادہ آسانی کے ساتھ گزارہ کر سکیں لیکن ان سب کے باوجود دنیا میں کوئی ملک اور اپنے ملک کا کوئی حصہ اس پر آج تک قادر نہیں ہو سکا ہے کہ یہ صوبہ صرف ہمارے لوگوں کیلئے ہی مخصوص ہے کسی دوسرے کیلئے نہیں ہے انسانوں کا مختلف علاقوں میں آنا جانا ضروری ہے یہ سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا نہ ہم پنجابیوں سے بے نیاز ہو سکتے ہیں اور نہ پنجابی ہم سے لائق ہو سکتے ہیں ہم تو یورپ کے لوگوں سے بھی بے نیاز نہیں ہو سکتے اور نہ ہی انگلینڈ والے ہم سے بے نیاز ہو سکتے ہیں حالانکہ ہم اپسماں نہ اور ہمارا ملک غریب ہے یورپ کے لوگ ترقی یافتہ ہیں لیکن وہ بھی یہاں سے مزدور، چھوٹے موٹے ملازم اور ڈاکٹر وغیرہ اپنی ضروریات کیلئے منگواتے ہیں اور یہاں بھیتے ہیں یہی حالت ہماری ہو گی تو اس کیلئے کوئی ایسا راستہ تلاش کرنا چاہئے جس سے موجودہ شور و شر اگر ختم نہیں ہو سکتا تو کچھ کم ہو جائے اس کے بعد آئندہ کیلئے کیا ہونا چاہئے اس کی ایک صورت تو حضرت مولانا صاحب نے اپنی پشتہ تقریر میں بیان کر دی کہ جہاں بھی تم الجھ پڑو تو معا ملے کو خدا اور رسول ﷺ پر چھوڑ دو اور پونکہ مولانا صاحب ان رسول ﷺ کے مصلے پر بیٹھنے والے ہیں جیسا کہ ہمارے پٹھان کہتے ہیں اس لئے اس کے یہ معنی ہوئے کہ تین مولوی صاحبان ہمارے ہاں حاضر ہیں یادوچار اور مولوی صاحبان ہوں تو یہ معاملہ ان پر چھوڑ دو کم از کم میں تو اس پر راضی ہوں اگر طریقہ پیچوں والے اس کو مانتے ہیں کہ بھتی اس مسئلے کا اور دوسرے مسائل جو تنازعہ قیہ ہیں جیسے کہ شراب کا مسئلہ تھا تو کم از کم ان مسائل کو مولوی صاحبان پر چھوڑ دیں کہ یہ کیا فیصلہ دیتے ہیں۔

**قائد ایوان:-** خان صاحب! ہم نے مولوی صاحبان کا ساتھ دینے سے کب انکار کیا ہے؟

**خان عبدالصمد خان اچھزئی:-** مولوی صاحب نے قرآن شریف کے مطابق ابھی ایک طریقہ تجویز کیا تھا اور قرآن شریف کی آیات کا حوالہ دیا تھا ان کا غالباً یہ خیال تھا کہ شریعت کے مطابق فیصلہ کریں دوسرا صورت یہ ہے کہ جس پر سارے صوبہ جات میں عملی ہے اور میں نے اپنی پچھلی تقریر میں بھی تجویز کی تھی کہ یہ انسانیت سے گری ہوئی بات ہے کہ ہم لوگ آپس میں لڑتے ہیں انسان کی ضرورت اور خوراک بڑی اہم چیز ہے لیکن اس قدر نہیں کہ بھائی بھائی کا گلہ کاٹے اور بھائی بھائی کی برائی میں پڑے تو اس کیلئے کوئی راستہ تلاش کرنا چاہئے جس پر ہم سب چل سکیں میں نے پچھلی تقریر میں بھی یہ تجویز کیا تھا کہ حکومت خود فیصلہ کرے یا کسی کمیٹی سے فیصلہ کرائے پہلے تو ایک تاریخ مقرر کریں کہ فلاں وقت سے جو لوگ آئے ہیں وہ بیہاں کے ہیں اور اس کے بعد جو آئے ہیں وہ بیہاں کے نہیں ہیں یا جو آدمی فلاں شرائط طے کرتے ہیں وہ بیہاں کے ہیں اور جو نہیں کرتے وہ بیہاں کے نہیں ہیں اس وقت جو لوگ موجود ہیں اگر یہیں سے شروع کریں تو پھر بھی کوئی برائی کی بات نہیں ہے اس کے بعد جو جعلی سڑپیکٹوں کی بات وجہہ محرک نے کی اور حضرت مولانا نے بھی کی دھوکہ ہر حالت میں بُری بات ہے کسی چیز کیلئے بھی دھوکا اگر ہو تو اس کو ختم ہونا چاہئے اس لئے میں پھر یہ تجویز کرتا ہوں کہ ڈو میسائل سڑپیکٹوں کی جانچ پڑتا ہو اور ان میں جو جعلی ہوں انھیں مسترد کیا جائے البتہ اس وقت میں نے اپنی پچھلی تقریر میں کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں کہ جو آدمی بیہاں رہتا ہو اور جس آدمی کی نیت سے یہ ثابت ہو جائے کہ بیہاں مستقل طور پر رہنا چاہتا ہے ویسے اس سلسلے میں میں نے یہ بھی سنائے کہ کئی آدمیوں کے پاس دو دو تین تین صوبہ جات کے ڈو میسائل سڑپیکٹ ہیں بیہاں کام نہیں چلا تو سندھ چلا گیا اور سندھ میں کام نہیں چلا تو پنجاب چلا گیا ایسے فصلی بیڑے نہیں ہوئے چاہئے جس آدمی کی نیت سے یہ ثابت ہو چکا ہو کہ وہ بیہاں رہنا چاہتا ہے اور بیہاں کا ہے تو اس کے حق کو بلوجھستان کے کسی باشدے سے کم نہیں ہونا چاہئے اور میں اس آدمی کے حق کی حفاظت کیلئے وہ سب پچھ کروں گا جو اپنے بچے کے حق کیلئے کروں گا یہ مشکل مسئلہ نہیں ہے صاحب اختیار لوگ اس مسئلے پر انصاف کے ساتھ غور کریں اور اس کو حل کریں تاکہ ہر روز کی یہ جھک جھک اور بک بک ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے اور اگر مولانا صاحب کی تجویز منظور ہو تو وہ بھی ٹھیک ہے۔

میر شاہ نواز خان شالیانی:- جناب اسپیکر! میں اس قرارداد کے حق میں ہوں اور اس کی تائید کرتا ہوں

جناب والا! اس زمانے میں لوگ چاند پر چلے گئے ہیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- آدھ گھنٹے کیلئے ایوان کی کارروائی کو ملتوی کیا جاتا ہے (دس بجکر تمیں منٹ پر ایوان کی کارروائی آدھ گھنٹے کیلئے ملتوی ہو گئی گیا رہ بجے ایوان کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی)۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- شالیانی صاحب! آپ اپنی تقریر شروع کریں۔

میر شاہ نواز خان شالیانی:- جناب والا! میں اس قرارداد کے حق میں کچھ عرض کرتا ہوں اس زمانے میں لوگ چاند پر چلے گئے ہیں جو کہ ہم سے لاکھوں میں دور ہے اور جس سے جغرافیائی طور پر ان کا دور کا تعلق ہے صرف اس لئے چاند پر جا رہے ہیں کہ وہ چاند کو بھی اپنا سمجھ رہے ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ ہم اپنے کو بھی اپنا نہیں سمجھتے جناب والا! بلوچستان میں بلوج، بروہی، پڑھان یا اور مستقل باشندے ہیں ان کے حقوق کا تحفظ کرنا ضروری ہے مجھے افسوس ہے کہ صوبائی پیکانے پر یہ سب کچھ کر رہے ہیں ورنہ مسلمانوں کا تو یہ اصول ہے کہ

"ہر ملک ملک ماہت کے ملک خدا ہے ماست"

یہ ان کا اپنا ملک ہے اور یہ اپنے ملک میں ہیں کسی دوسرے ملک میں نہیں ہیں کیونکہ جو خدا کا ملک ہے وہ مسلمان کا ملک ہے جناب والا! میں مانتا ہوں کہ چند افسران ایسے ہیں مگر ان کی بلوچستان کے باشندگان سے مثال دینا معقول بات نہیں اس لئے میں عرض کروں گا کہ جو مستقل باشندے ہیں ان کو وہی حقوق دیئے جائیں جو بلوچستان کے باقی باشندگان کے ہیں۔

وزیر تعلیم:- جناب والا! اس ضمن میں ہمارے محترم حزب اختلاف کے ڈپٹی لیڈر نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جوریز ولیوش انہوں نے ہاؤس کے سامنے رکھا ہے اس کا بنیادی مقصد بلوچستانیوں کے استھصال کا خاتمہ ہے اس سوال سے کہ بلوچستانیوں سے ہمارے معزز حزب اختلاف کے ڈپٹی لیڈر کا مقصد کیا ہے وہ بتیں میرے سامنے آتی ہیں۔

☆ ایک تو یہ ہے کہ "بلوچستانی" سے مراد یہ ہو گی کہ یہاں کے قدیم باشندے جن کو لوکل کہا جاتا ہے اور جن میں بلوج اور پڑھان شامل ہیں آیا ان کے استھصال کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں یا

☆

بلوچستانی سے ان کا مقصد وہ لوگ ہیں جو وقتاً فوتقاً ہندوستان اور پاکستان کے مختلف صوبوں سے آکر اس خطہ میں پر آباد ہوئے ہیں جناب والا پہلے گروہ کا تعلق ہے یعنی وہ لوگ جو یہاں کے مستقل باشندے رہے ہیں جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس ریزولیوشن سے ان کے استھان کا اختصار کا خاتمہ نہیں ہو سکتا یا ان کے استھان کو ختم کرنے کی طرف اس قرارداد میں ایسی کوئی شق موجود نہیں ہے ہمیشہ یہاں کے لوگوں کو جن کو کسی وقت لوکل کہا جاتا تھا یہ شکایت رہی ہے ان افراد سے جو انگریزی فوج اور غلبہ کے ساتھ اس سر زمین پر آئے اور یہاں انگریزی اقتدار کو اور ان کے طوق غلامی کو یہاں کے مقامی باشندوں کے گلے میں مضبوط کرنے کیلئے ان کا ہاتھ بٹاتے رہے۔ جناب والا! جیسا کہ ہمارے محترم خان عبدالصمد خان نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ان افراد کے ہاتھ سے جو انگریزوں کے جوئے کو یہاں کے مقامی باشندوں کے گلے میں مسلط کرنے کے ذمہ دار ہیں ایک زمانہ ایسا تھا کہ یہاں کے لکھے پڑھے تو خال خال ہوتے تھے کالجوں سے بی اے اور ایم اے کی ڈگری لے کر آتے تھے لیکن یہاں سالوں کے تگ دود کے بعد بھی ان کو ملازمت نہیں ملتی تھی ہمارے محترم خان صاحب نے اس سلسلے میں کئی مثالیں دی ہیں جن کو یہاں پر دہرانے کی ضرورت نہیں ہے اور ایک شخص کے ساتھ جو واقعہ بسی میں میرے سامنے ہوا وہ خان محمد اکبر خان کا کڑکا ہے جو اس وقت علیگڑھ سے بی اے ایل بی کر کے آیا تھا وہ پورے ایک سال کے بعد نوبت یہاں تک پہنچی کہ لاث صاحب کو جو اس زمانے میں انگریز بہادر ہوا کرتے تھے ان کو نوش دیا کہ میں تاریخ کے بعد سے میں آپ کے بنگلے کے سامنے بھوک ہڑتال کروں گا اس زمانے میں مر جام نور اللہ خان وغیرہ بسی میں تھے تو اس پر بڑا ہنگامہ ہوا اور اس کے بعد ان کو نوش کری تو نہیں ملی لیکن کسی حد تک شنوائی ہو گئی میں یہ نہیں کہتا کہ آج ان واقعات کو دہرا کر ہم کسی قوم یا طبقے سے خداخواستہ کوئی انتقام لینا چاہتے ہیں ہماری ایسی کوئی نیت نہیں ہے اس وقت بھی ہماری ایسی کوئی نیت نہیں تھی اس وقت بھی بلوچستان کے لوگوں کے بالخصوص تعلیم یافتہ طبقے پر جو مصالہ بٹوٹتے تھے اور ان پر جو زیادتیاں ہوتی تھیں جس طریقے سے ان کے حقوق کو سلب کیا جانا تھا اس وقت بھی ہم نے تشدید کارست کبھی اختیار نہیں کیا انتقامی جذبے کے تحت ہم نے کبھی نہیں سوچا ہم صرف اپنے حقوق کے حصول کیلئے چینچنے چلاتے رہے۔ جناب والا! اس ریزولیوشن سے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ بلوچستان میں رہنے والے بلوچستانیوں کو مساوی حقوق دیے جائیں

لیکن چند ایک ایسی چیزیں ہیں جن کے تحفظات کی ضرورت پڑے گی اور وہ تحفظہ دینا ضروری ہے ہمارے محترم حزب اختلاف کے ڈپٹی لیڈر کا یہ کہنا کہ جو پاکستانی، بلوچستان میں آ کر آباد ہوئے ہیں وہ شہری حقوق سے محروم ہیں یا انہیں ان حقوق سے محروم رکھا گیا ہے جناب والا! حزب اختلاف کے ڈپٹی لیڈر کا یہ کہنا درست نہیں ہے اس وقت بھی بلوچستان میں یہاں کے ذرائع پیداوار پر زیادہ تر ان لوگوں کا قبضہ ہے جو باہر سے آئے ہوئے ہیں اس وقت بلوچستان میں اگر آپ کوں ماں سز کو دیکھیں تو یہ زیادہ تر آباد کاروں کے پاس ہیں ماربل، کرومات اور دوسرے معدنیات جو بلوچستان سے برآمد ہو رہے ہیں ان سب پر آباد کاروں کا قبضہ ہے اسی طرح تجارت کے شعبے کو لیں اس پر بھی قطعی طور پر انہی دوسرے صوبوں سے آئے ہوئے لوگوں کا قبضہ ہے مثال کے طور پر تھوک ہو یا پر چوں کوئی شہر کا تمام تجارتی کاروباران کے ہاتھوں میں ہے گلیوں میں ریٹری کھینچنے والے در بدر کو چوں میں پھرنے والے اور ملازمتوں کے لئے خوار ہونے والے لوگ صرف یہاں کے مقامی باشندے ہیں وہی غریب پٹھان اور بلوج ہیں جن کو اب تک روزگار کی سہولیات میسر نہیں ہیں لیکن ہمارے وہ نوآباد کار بھائی یا وہ حضرات جوان سے پہلے آ کر آباد ہو گئے ہیں ان میں سے آپ کسی کو بھی کوئی گلیوں میں بھیک مانگتے ہو نہیں دیکھیں گے ان میں سے آپ کسی کو بھی ریڑھی چلاتے ہوئے نہیں دیکھیں گے مطلب یہ کہ آباد کار سب کے سب برس روزگار ہیں اگر اس کے باوجود بھی ہمارے معزز ممبر کو یہ اعتراض ہے کہ بلوچستان میں ان کو شہری حقوق سے محروم رکھا گیا تو یہ جلتا تھے ہیں کہ انہوں نے انگریزوں کے ساتھ آ کر یہاں علم کی روشنی پھیلانی یہاں کے ایڈمنیسٹریشن اور نظام حکومت کو سنوارا تو جناب عالی! یہی باتیں کسی وقت انگریز بہادر بھی کیا کرتے تھے کہ ہم نے ہندوستانیوں کو تعلیم دی ہم نے ان کو زندہ رہنے کے طریقے سکھائے ہم ہی نے آپ کیلئے پلیٹ فارم اور دیگر چیزیں بنائی ہیں تو لہذا ان میں سے کوئی بات اس قابل نہیں کہ اُس ریزولوشن کو حق بجانب قرار دیں میں اس معزز ایوان کے معزز ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ بلوچستان میں ان حالات کو دیکھنے کے بعد دنیا کے دیگر ممالک کے حالات پر بھی اگر نظر ڈال کر دیکھیں کہ وہاں ایسے آباد کاروں کے ساتھ کیا سلوک ہوا ہے آپ افریقی ریاستوں میں دیکھیں کہ وہاں ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے آج وہ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں خانماں و برباد غیر ممالک میں در بدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں

لیکن ہم نے آپ کو یہاں بھائیوں کی طرح رکھا ہے، ہم نے یہاں آپ کو حقوق دیجئے ہیں اور آپ نے جائز اور ناجائز طور پر یہاں کے ذرائع پیداوار پر قبضہ کر لیا اگر ہماری ملازمتوں میں آپ کی آبادی کے تناوب سے دیکھا جائے تو آپ کے پاس یہ ملازمتیں آبادی کے حساب سے بہت زیادہ ہیں لیکن اس کے باوجود بھی ہم نے آپ کو کبھی غیر نہیں سمجھا اور نہ ہی کبھی آپ کو غیر سمجھیں گے لیکن اس کے ساتھ ہی آپ سے یہ گزارش ضرور کریں گے کہ تالی ایک ساتھ سے نہیں بھتی اگر ہم آپ کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں بھائی چارے کیلئے آپ سے درخواست کرتے ہیں اور آپ سے بغل گیر ہونا چاہتے ہیں تو آپ کا بھی فرض ہو جاتا ہے کہ آپ سچے انسان کی طرح ہم سے بغل گیر ہوں یہ نہ ہو کہ آپ بغل گیر ہوں تو آپ کے ہاتھ میں پیچھے نجمر ہو اس بات کی ہم کسی کو اجازت نہیں دیں گے۔

آپ نے فرمایا کہ جو لوگ اپنے گھر بارٹا کر یہاں آئے ہیں ان کو تو حقوق نہیں دیجے جا رہے ہیں لیکن جو لوگ ہمارے پڑوی ملک سے نقل مکانی کر کے یہاں آتے ہیں ان کو یہاں کا مستقل باشندہ سمجھا جاتا ہے اور انہیں تمام شہری حقوق دیجے جاتے ہیں تو اس سلسلے میں گزارش ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے پڑوی ممالک سے لوگ آتے بھی ہیں اور یہاں سے جاتے بھی ہیں لیکن میں ایک بات دعوے سے کہتا ہوں کہ آج اس وقت آپ کوئی ایسی نظری پیش نہیں کر سکتے کہ کسی پڑوی ملک سے آیا ہوا آدمی گزشتہ دس یا بیس سال سے یہاں رہ رہا ہوا اور اسے یہ حقوق ملے ہوں جو یہاں چار پانچ سال پہلے کے آئے ہوئے آباد کار کو حاصل ہیں میرے خیال میں آپ ایسی کوئی مثال پیش نہیں کر سکتے وہ ایک خانہ بدوس کی حیثیت سے اس ملک میں آتے ہیں اور کل بھی اس ہاؤس کے سامنے یہی سوال اٹھایا گیا تھا کہ ان کی آمدگی کی وجہ سے ہمیں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ہمارے مال مویشی چرانے والوں کیلئے گھاس کی قلت پیدا ہو سکتی ہے ہمارے لئے راشن کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے لیکن ہم نے کبھی یہ سوال نہیں اٹھایا کہ ہزاروں کی تعداد میں دوسرے صوبوں سے اپنے فیکٹریوں وغیرہ کیلئے مزدور لاتے ہیں اور پھر ان سے ووٹ ہمارے مفاد کے خلاف دلاتے ہیں اس طرح ہم نے کبھی یہ سوال نہیں اٹھایا ہے اگر آپ یہ کہیں گے کہ کسی مینگل یا اچکزئی قبیلے کا فرد اس صوبے میں آباد نہ ہو اور اسے وہ حقوق حاصل نہ ہوں تو کل ہم بھی یہ کہہ سکیں گے کہ جو مزدور پنجاب، فریزیر یا دوسرے صوبوں سے آئیں گے انہیں یہاں ووٹ کا حق نہیں دیا جائے گا لیکن آج

تک ہم نے یہ سوال نہیں اٹھایا جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ ہم ہمیشہ انسانیت کے پرستار رہے ہیں، ہم نے ایک انسان کو انسان کی نظر سے دیکھا ہے اور ہمیشہ دیکھتے رہیں گے اور اسے ہم نے کسی اور رنگ میں نہیں دیکھا ہے آپ نے مزید فرمایا کہ آباد کاروں کو بلوچستان میں تیسرے درجے کے شہری کا درجہ دیا جاتا رہا ہے جناب والا! تیسرے درجے کا شہری ان تمام حقوق سے محروم ہوتا ہے جو کہ دوسرا شہریوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں پر آباد کار حضرات پرائیسی کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ کسی مخصوص سکول یا کالج میں داخلہ نہ لیں آپ یہاں کے مقامی لوگوں کی طرح برابر شہریوں کی حیثیت سے جس سکول اور کالج میں داخلہ لینا چاہیں لے سکتے ہیں آپ پرائیسی کوئی پابندی نہیں لگائی گئی ہے کہ آپ یہاں نشوواشاعت کا کوئی طریقہ اختیار نہیں کر سکتے۔ آپ کو اخبار وغیرہ نکالنے کا پورا حق حاصل رہا ہے تیسرے درجے کے شہریوں کو تو اپنی تنظیم بنانے کی اجازت نہیں ہوتی آپ کو تنظیم بنانے کی مکمل آزادی حاصل ہے آپ جو جماعت بنانا چاہیں یا جمہوری اصول کے تحت جس جماعت میں شامل ہونا چاہیں آپ اس میں شامل ہو سکتے ہیں آپ پر کوئی پابندی نہیں کہ آپ ملازمت کے سلسلے میں مقابلے کے کسی امتحان میں شرکت نہ کریں اس وقت پاکستان میں جو قانون راجح ہے اس سے استفادہ کرنے کے سلسلے میں آپ پر کوئی پابندی عائد نہیں یہ تمام مراعات آپ کو حاصل ہیں یہاں تک کہ پچھلے دونوں جو مراعات آپ کو حاصل تھیں وہ یہاں کے مقامی باشندوں کو حاصل نہیں تھیں ان کیلئے آپ ایف سی آر جیسا کالا قانون راجح کرنے کے حق میں تھے لیکن اپنے لئے اس سے تحفظات چاہتے تھے اگر اس سلسلے میں کوئی آواز اٹھی ہے تو وہ ان حضرات کی طرف سے اٹھی ہے جو اپنے آپ کو یہاں آباد کر سمجھتے ہیں جو لوگ یہاں کے مقامی باشندے ہیں وہ انگریز کے دور سے لیکر آج تک جس طرح انگریزوں کی غلائی کے جو تے تلے پتے رہے جس طرح وہ سرداری راج کے مظالم کے نیچے اور جرگہ سسٹم کی تلوار کے نیچے کلتے رہے آج اسی طرح آپ لوگوں کے استھانی حربوں کی وجہ سے تباہ و بر باد ہو رہے ہیں آج آواز اٹھ رہی ہے کہ سب کو مساوی حق دیا جائے وہ آوازان لوگوں کی طرف سے اٹھ رہی ہے جو یہاں کے لوکل باشندے کہلائے جاتے ہیں آپ آج بھی میہنی چاہتے ہیں کہ آپ کیلئے پیش قوانین نافذ ہوں آپ تو آج بھی تحفظات کیلئے کئی اور ذریعے چاہتے ہیں یہ آواز اٹھانے والے وہ لوگ ہیں جو یہاں مظالم کے تحت پسے چلے آئے ہیں اور خدا جانے کب تک پتے چلے جائیں

گے ہم نے بارہا کہا ہے کہ بلوچستان میں جو شخص یہاں کے مقامی باشندوں کے ساتھ رہے گا اور اس سر زمین کو اپنا وطن سمجھے گا اس کے غم و خوشی میں ہمارا شریک ہو گا وہ یہاں کا باشندہ ہے اسے وہی حقوق حاصل ہیں جو یہاں کے ایک پشوں اور بلوچ کو حاصل ہیں اس سلسلے میں ہماری طرف سے کبھی کوئی کوتا ہی نہیں ہوتی ہے جب سے ہماری پارٹی نے اس صوبے میں کام شروع کیا ہے اور جب سے ہماری پارٹی یہاں اقتدار پر آئی ہے ہم بارہا اس کی وضاحت کر چکے ہیں ہم نے اپنے منشور میں اس کا ذکر کیا ہے اور بارہا ہمارے لیڈروں نے پیک جلسوں میں اس کی وضاحت کی ہے کہ ہم ان لوگوں کو جو بلوچستان کو اپنا وطن سمجھتے ہیں اس کی مصیبتوں اور منفعتوں میں حصہ دار ہونا چاہتے ہیں ان کو ہم اپنے برابر کا حق دیتے ہیں اور برابر کا آدمی سمجھتے ہیں اس وعدے میں کبھی کوئی کوتا ہی نہیں ہو گی البتہ ایک چیز ہے جس کیلئے کچھ تحفظات تھفظات کی ضرورت ہے بلکہ یہاں کے مقامی باشندوں یعنی بلوچوں اور پختانوں کیلئے بھی کچھ تحفظات ہمیں رکھنے پڑتے ہیں یہ تحفظات ملازمتوں، سکولوں، کالجوں اور وظائف کی تقسیم وغیرہ کے سلسلے میں ہمیں رکھتے پڑتے ہیں بلوچستان میں کئی اضلاع ایسے ہیں جو بہت ہی پسمندہ ہیں جن کو انگریزوں نے اپنی سامراجی منفعتوں کیلئے پسمندہ رکھا ان کو قبائلی علاقے اور سپیش ایریا کا نام دیا۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:-** چونکہ بھلی بند ہو گئی ہے اور تقاریر ٹیپ نہیں ہو سکتیں اس لئے کارروائی پندرہ منٹ کیلئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(گیارہ بجکر ۲۵ منٹ پر ایوان کی کارروائی ۱۵ امنٹ کیلئے ملتوی ہو گئی لیکن پندرہ منٹ کی بجائے ۲۵ منٹ کے بعد یعنی ۱۲ بجکر دس منٹ پر ایوان کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی)

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:-** چونکہ بھلی اب تک بند ہے اس لئے ایوان کی کارروائی کل تک کیلئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(بارہ بجکر ۱۵ امنٹ پر ایوان کی کارروائی کل صبح ۸ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گئی)